

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

غیر مقلدین کی غیر مستند نماز

تالیف

مناسلام احقر مولانا
محمد امین صفدر
اوکاڑہی صاحب

KHAN001

www.Ahle-haq.net.tc

www.Truth-khan001.net.tc

محلہ جنگلی قصہ خوانی
بازار پشاور

مکتبہ بخاری

غیر مقلدین کی غیر مستند نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اسلام میں ایمان کے بعد سب سے بڑا مقام اور درجہ نماز کا ہے۔ تمام مسلمان فرقے نماز پڑھتے ہیں اور سب فرقوں نے اپنے طریقہ نماز پر نہایت مفصل کتابیں لکھی ہیں جو اس فرقہ میں مسلم ہیں۔ ان کے مدارس میں داخل نصاب ہیں۔

مگر ایک غیر مقلدین کا فرقہ ایسا ہے جن کی ایسی کوئی مستند مسلم داخل نصاب کتاب ہو۔ نہیں ہے۔

(۲) چونکہ ہمارے ملک کی قومی زبان اردو ہے۔ اس لیے ہر فرقہ نے اردو میں بھی اپنی کتابیں لکھیں تاکہ اردو دانوں کو نماز کا طریقہ اور تفصیل سکھائی جائے۔ جن میں سے اہل سنت والجماعت کے مدارس میں تعلیم الاسلام بہشتی زیور نصابی حیثیت کی کتابیں ہیں۔

غیر مقلدین کا عربی زبان سے کوئی مذہبی رشتہ نہیں ہے:

(۳) احناف کی عربی کتب فقہ عرب و عجم کے اسلامی مدارس میں داخل نصاب ہیں۔ جن کا انکار دو پہر کے سورج کا انکار ہے، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ احناف کی جڑیں عرب اور شاخیں سب پر سایہ افکن ہیں عرب و عجم کا سوا و اعظم اس شجرہ طیبہ کے زیر سایہ اسلامی زندگی گزار رہا ہے۔

غیر مقلدین کے مذہب کا کوئی مسلم متن عربی زبان میں نہیں ہے جو کسی عربی مدرسے میں داخل نصاب ہو۔ ان کے مسائل کی کتابیں عموماً اردو میں ہیں جس سے واضح ہے

کہ عرب سے ان کا کوئی مذہبی رشتہ نہیں ہے یہ سراپا ایک ہندوستانی فرقہ ہے جو اسی ملک میں پیدا ہوا۔ یہیں پلا اور بس۔

(۴) پاک و ہند میں بھی دور و کثور یہ سے قبل اس فرقہ کی نہ کوئی مسجد تھی نہ مدرسہ۔ نہ کوئی کتاب، نہ قبر، نہ کوئی اخبار، نہ رسالہ، نہ اشتہار، معلوم ہوا کہ اس کی پیدائش ہی غیر مسلم حکومت ہی کی مرہونِ منت ہے۔

(۵) اس نو مولود فرقے نے سوادِ اعظم کی نماز کے بارہ میں عوام کے دلوں میں وسوسے پیدا کرنے شروع کئے ہیں اور اپنی نماز کو یہ خالص نبوی نماز کہتے ہیں، اور ان کا دعویٰ ہے کہ خدا اور رسول کی براہِ راست بات کے سوا کوئی بات دین میں قابلِ قبول نہیں اس لئے ضرورت ہے کہ یہ جھگڑا ختم ہو اور اردو دان حضرات کے سامنے اردو نصابی کتب اور عام پڑھے جانے والی عملی نماز کا تقابل ہو جائے۔

غیر مقلدین اپنی نماز کی شرائط قرآن و حدیث سے ثابت کر کے دکھلائیں:

(۱) الفقہ علی مذاہب اربعہ میں چاروں آئمہ سب سے پہلے نماز کی مکمل شرائط عام فہم ترتیب سے یکجا بیان کرتے ہیں، ہماری نماز کی سات شرائط تعلیم الاسلام ص ۴۴ پر موجود ہیں، ہر اردو دان خود پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین اپنی نماز کی شرائط سب اردو دانوں کے سامنے رکھ دیں۔ اگر وہ اپنی نماز کی شرائط قرآن و حدیث سے نہ دکھاسکیں اور ہرگز ہرگز نہ دکھاسکیں گے تو.....؟

(۲) سب کو معلوم ہے کہ صحاح ستہ والے فقہ کے چاروں اماموں کے بعد ہوئے ہیں۔ ان کا فرض تھا کہ ان غلط شرائط کو حدیث سے رد کرتے، تو اب غیر مقلدین کا فرض ہے کہ صحاح ستہ سے وہ حدیث دکھائیں جس کی بنا پر تمام صحاح ستہ والوں نے ان شرائط کو باطل قرار دیا ہو، اور شرائط نماز لکھنے والوں کو بے دین کہا ہو۔

غیر مقلدین اپنی نماز کے ارکان مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں:

(۳) سب آئمہ فقہ نے پھر نماز کے ارکان بیان فرمائے ہیں۔ ہم رکن کی تعریف، اس

کے ثبوت کا طریق، اس کے تارک کا حکم، اور تعداد ارکان اپنی مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام، ص ۱۲۳ ج ۳)

(۴) غیر مقلدین (۱) یہ سب باتیں اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔
(ب) پھر ہماری تعریف، حکم و ارکان کے غلط ہونے کو حدیث صحیح صریح، غیر معارض سے ثابت کریں گے اور اپنی تعریف حکم، ارکان، ایک حدیث سے دکھائیں گے۔ یا ارکان ماننے والوں کا مشرک و بدعتی ہونا دکھائیں گے۔ اور لکھ کر دیں گے کہ کسی فرض کو ماننا خواہ وہ شرط ہو یا رکن ہو اور اس پر عمل کرنا بے دینی ہے۔ اور جن احادیث میں فرائض کے حساب وغیرہ کا ذکر ہے، ہم ان سب کے منکر ہیں۔

(۵) اس کے بعد احناف واجب کی تعریف اس کا طریق ثبوت، اس کے تارک کا حکم اور واجبات کی تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۲۸-۱۲۹ ج ۳)

(۶) پھر غیر مقلدین ان چاروں کی تردید حدیث سے کریں گے۔ اور قرآن و حدیث سے یہ چاروں چیزیں صحیح ثابت کریں گے یا ان کے قائلین کا بے دین ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔

(۷) پھر احناف سنت مؤکدہ کی تعریف، طریق ثبوت، تارک کا حکم اور تعداد سنن اپنی نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۳۰ ج ۳)

(۸) ازاں بعد احناف نماز کے مستحبات، تعریف، طریق، ثبوت، فاعل و تارک کا حکم، اور تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۳۰ ج ۳)

(۹) پھر غیر مقلدین ہماری مستحب کی تعریف، طریق ثبوت، فاعل و تارک کے حکم اور تعداد کو قرآن و حدیث سے غلط ثابت کریں گے اور مستحب کی صحیح تعریف، طریق ثبوت، اس کے فاعل و تارک کا حکم اور تعداد قرآن و حدیث اور اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔

(۱۰) نماز کو مفسدات سے بچانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے احناف نماز کے مفسد کی تعریف، حکم اور تعداد اپنی نصابی مسلمہ کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۶۷ ج ۳)

(۱۱) پھر غیر مقلدین اس تعریف، حکم اور تعداد کا غلط ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے اور مفسد کی صحیح تعریف، حکم اور تعداد قرآن و حدیث سے اور اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔

(۱۲) پھر احناف مکروہات نماز، مکروہ کی تعریف، طریق ثبوت، حکم اور تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام، ص ۷۰-۱۶۹، ج ۳)

(۱۳) پھر غیر مقلدین ہماری اس تعریف، طریق ثبوت، حکم اور تمام مکروہات کو قرآن و حدیث سے غلط ثابت کریں گے۔ اور مکروہات کی صحیح تعریف، صحیح طریق ثبوت، صحیح حکم اور صحیح تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھا کر پھر قرآن و حدیث سے دکھائیں گے۔

غیر مقلدین کی نماز قرآن و حدیث سے ثابت نہیں:

(۱۴) دوران بحث قرآن و حدیث کی پابندی کرے گا۔ کوئی ایسا نام استعمال نہ کرے گا جو قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو۔ اصول فقہ، اصول حدیث، اصول تفسیر، اسماء الرجال اصول جرح و تعدیل وہی پیش کرے گا جنہیں اہل فن نے صرف قرآن کی آیات و احادیث سے لکھا ہو۔

(۱۵) اگر غیر مقلد مناظر اپنا نام۔ اپنی نماز کی شرائط، ارکان، سنن، مستحبات، مکروہات مفسدات اور احکام اپنی مسلمہ نصابی کتاب اور صرف قرآن و حدیث سے ثابت کرنے سے عاجز رہا تو اسے لکھ کر دینا ہوگا کہ میں اپنی نماز کی تفصیل اپنی مسلمہ نصابی کتاب اور قرآن و حدیث سے ثابت کرنے سے عاجز رہا ہوں۔

اور اپنے دعویٰ عمل بالقرآن والحدیث میں بالکل جھوٹا ثابت ہو گیا ہوں۔ اسی طرح احناف کی نماز کی شرائط، ارکان، سنن، مستحبات، مکروہات، مفسدات، ان کی تعریفات

واحکام کو خلاف قرآن و حدیث ثابت کرنے سے عاجز رہا ہوں اور اس دعویٰ میں بالکل جھوٹا ثابت ہوا ہوں کہ حنفی نماز قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ جب اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے اپنی نماز کی تفصیل بتانے سے غیر مقلدین عاجز رہیں تو ان کی عملی نماز پر بات شروع ہوگی۔ وہ ہر جواب حدیث صحیح، صریح، غیر معارض سے دیں گے۔

غیر مقلدین قرآن و حدیث سے جواب دیں:

(۱) نیت کے وقت دل میں، وقت، نماز، سنت، فرض وغیرہ کن کن امور کا ارادہ

کرنا چاہئے۔

(۲) آیت قرآن، قوله تعالى و ذکر اسم ربہ فصلی، کا تعلق نماز سے

ہے۔ اور آیت ربك فکبر، کا تعلق بھی نماز سے ہے یا نہیں۔

(۳) ان دونوں آیات کے مطابق کوئی اللہ اکبر کے علاوہ اللہ اجل۔ اللہ اعظم

کہہ لے تو آیات کے موافق ہے یا مخالف۔

(۴) لفظ اللہ اکبر فرض ہے یا واجب یا سنت۔ یہ حکم صریح حدیث میں دکھلائیں۔

(۵) تکبیر تحریمہ، منفرد اور مقتدی ہمیشہ آہستہ آواز سے کہتے ہیں یہ کس حدیث

میں ہے۔

(۶) تکبیر تحریمہ امام ہمیشہ بلند آواز سے کہتا ہے اس کی حدیث بتائیں۔

(۷) تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین احادیث سے ثابت ہے، مگر اس کا یہ حکم کہ

یہ سنت مؤکدہ ہے یہ بھی حدیث سے ثابت ہے یا اجماع سے۔

(۸) ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ رکھنے کی حدیث عمیر بن عمران کی وجہ سے

ضعیف ہے لیکن آپ کا عمل اسی پر ہے (مجمع الزوائد، ص ۱۰۲ ج ۲)

(۹) انگلیاں کھلی اور کشادہ رکھیں (ترمذی) یہ حدیث باطل ہے (آپ کا عمل اسی

پر ہے) (کتاب العلل ابن ابی جاتم، ص ۱۶۲ ج ۱)

(۱۰) مرد کندھوں تک، عورت سینے تک ہاتھ اٹھائے (طبرانی) اس پر آپ کا عمل

کیوں نہیں، محض قیاس پر عمل ہے۔

(۱۱) حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے تھے۔ مسلم، نسائی، ابوداؤد، الترمذی، ماجہ، مسند احمد، ابوداؤد طیالسی اور ابن حبان میں ہے، ان سات کتابوں میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کا لفظ اس حدیث میں نہیں ہے۔ صرف ابن تہریمہ میں ہے، جس کا راوی مولیٰ بن اسماعیل ضعیف ہے، اسی منکر و مردود روایت پر آپ کا عمل ہے۔

(۱۲) فتاویٰ ثنائیہ، (ص ۵۳۴ ج ۱) اور فتاویٰ علماء حدیث (ص ۹۵ ج ۳) پر آیت قرآنی فصل لربک وانحر سے نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے پر دلیل لی ہے جب کہ صحیح احادیث اور امت کا اجماع ہے کہ وانحر سے قربانی مراد ہے۔ احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف قرآن کے غلط معنی کرنا گناہ ہے یا ثواب.....؟

(۱۳) اگر کہو کہ ہم دونوں معنی لیتے ہیں، قربانی کرنا بھی، اور سینے پر ہاتھ باندھنا بھی، تو قربانی آپ نماز کے بعد کرتے ہیں؟ بلکہ گھر جا کر کرتے ہیں۔ اس لئے ہاتھ بھی گھر ہی بچا کر باندھا کریں۔

(۱۴) فتاویٰ ثنائیہ (ص ۴۴۳ ج ۱) اور فتاویٰ علماء حدیث (ص ۹۱ ج ۳) پر لکھا ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری۔ مسلم..... میں ہیں..... حالانکہ بخاری و مسلم میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔

(۱۵) مولانا نور حسین گر جاکھی نے لکھا ہے کہ حضرت وائل کی رفع یدین والی حدیث میں۔ مسلم، ابن ماجہ، دارقطنی، دارمی، ابوداؤد، جزء بخاری، مسند احمد، مشکوٰۃ میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا لفظ ہے (اثبات رفع الیدین ص ۱۹) حالانکہ ان میں سے کسی ایک کتاب میں بھی یہ لفظ نہیں ہے۔

(۱۶) مولوی محمد یوسف جے پوری غیر مقلد حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۳ پر لکھتے ہیں کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین (صحیح ہے) ہدایہ ص ۳۵ ج ۱، شرح الوقاہ

۹۳ یہ محض جھوٹ ہے۔

(۱۷) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی احادیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہیں ہدایہ ص ۳۵۰ ج ۱، یہ بھی بالکل جھوٹ ہے نمبر ۱۶ و نمبر ۱ کی ہدایہ اور شرح الوقایہ کے متن کی اصل عربی عبارات تحریر کریں۔

حضرات دیکھئے:- اہل حدیث کہلانے والے ذمہ دار علماء کس بے باکی سے قرآن، حدیث اور فقہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

(۱۸) فتاویٰ ثنائیہ ص ۴۴۴ ج ۱، پر ابن خزیمہ کی حدیث ضعیف اتار کر صحیح مسلم کی ایک سند جوڑ دی ہے جو بہت بڑا دھوکا ہے۔

(۱۹) سب انبیاء کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسند زید اور محلی ابن حزم میں حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت انسؓ سے ذکر ہے۔ اور آنحضرتؐ کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، مطبوعہ کراچی ص ۳۹۰ ج ۱) اس کا سنت ہونا مسند احمد میں مذکور ہے مگر صرف احناف کی ضد سے غیر مقلدین ان احادیث پر عمل نہیں کرتے۔

(۲۰) علماء کرام کا اجماع و اتفاق ہے کہ عورتیں نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھیں۔ (السعایہ ص ۱۵۶ ج ۲)

ثناء پر بحث:

(۲۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند آواز سے ثناء پڑھنا، امام بن کر (نسائی مترجم ۳۵۶ ج ۱) اور حضرت عمرؓ کا امام بن کر جہراً پڑھنا، مسلم اردو ص ۳ ج ۲ پر ہے۔ غیر مقلدین کس حدیث کی بناء پر ان پر عمل نہیں کرتے۔

(۲۲) مقتدی کا بلند آواز سے ثناء پڑھنا، نسائی مترجم ص ۳۰۰ ج ۱ پر ثابت ہے، غیر مقلدین اس کے خلاف کس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

(۲۳) اکیلے نمازی کا ثناء آہستہ پڑھنا جیسا کہ غیر مقلدین کا عمل ہے، کس

حدیث میں ہے۔

(۲۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی سبحانک اللہم الخ کے علاوہ ثناء نہیں پڑھی، فرائض و سنن میں معلوم ہوا کہ سنت قائمہ یہی ہے مگر غیر مقلدین اس کو سنت قائمہ نہیں سمجھتے۔

(۲۵) اگر ثناء نماز میں جان بوجھ کر نہ پڑھے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۲۶) اگر بھول کر ثناء کی جگہ التحیات الخ پڑھ لیا تو سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں۔ جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۲۷) ثناء میں جل ثناء ك کے الفاظ احادیث مشہورہ میں نہیں ہیں اس لئے فرائض میں نہ پڑھے۔ (ہدایہ ص ۲۶ ج ۱) ہاں مسند الفردوس میں ہیں۔ غیر مقلدین جنازہ میں باقی سبحانک اللہم حدیث سے ہمیں دکھادیں، جل ثناء ك وہ ہم سے دیکھ لیں۔

(۲۸) آنحضرت قرأت سے قبل، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، پڑھتے تھے (عبدالرزاق ص ۸۶ ج ۲) آپ کے بعد حضرت عمرؓ بھی یہی پڑھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱) یہی سنت قائمہ ہے، دوسرے صیغوں پر عمل باقی نہ رہا۔

(۲۹) تعوذ کا منفرد، امام، مقتدی کے لئے آہستہ پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں نہیں ہے۔

(۳۰) تعوذ فرض ہے یا سنت، اگر کوئی نہ پڑھے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں جواب بحوالہ حدیث دیں۔

تسمیہ پر بحث:

(۳۱) امام کا بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا صحیح احادیث میں ہے (مسلم ص ۱۷۲ ج ۱، مسند احمد ص ۱۱۴ ج ۳) اور امام کا بلند آواز سے تسمیہ پڑھنا بدعت ہے۔ (ترمذی ص ۶۲) غیر مقلدین سنت کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

(۳۲) اکیلے نمازی کا بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۳۳) نسائی مترجم ص ۳۰۸ ج ۱ کی ترویج سے ظاہر ہے کہ جان بوجھ کر بھی نماز

میں بسم اللہ نہ پڑھے تو نماز درست ہے۔

قرأت فاتحہ پر بحث:

(۳۴) اکیلا نمازی ہر نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورت آہستہ پڑھتا ہے اس کی دلیل

کوئی حدیث ہے۔

(۳۵) قرآن میں ہے فاقروا ما تیسر من القرآن (المزمل) جس

طرح پانی کا ہر قطرہ پانی ہے۔ اسی طرح قرآن کی ہر ایک آیت قرآن ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مطلق قرأت فرض ہے لیکن غیر مقلدین اس حکم قرآنی کو نہیں
مانتے۔ تو کیوں.....؟

(۳۶) کیا خاص سورۃ فاتحہ کا فرض ہونا کسی صریح آیت قرآنی سے ثابت ہے۔

(۳۷) حضورؐ نے فرمایا جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔ (مسلم

ص ۱۶۹ ج ۱) لیکن غیر مقلدین حضورؐ کے خلاف اس نماز کو باطل کہتے ہیں۔

(۳۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں منادی کروائی جس میں ولو

بفاتحة الكتاب ہے۔ (ابوداؤد، کتاب القراءة) جو فرضیت فاتحہ کی نفی ہے۔ لیکن غیر

مقلدین اس منادی کو نہیں مانتے۔

(۳۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی تاکید نماز میں سورۃ فاتحہ کی فرمائی اتنی

ی کچھ زائد قرآن پڑھنے کی فرمائی، حکم بھی دیا۔ (ابوداؤد ص ۱۱۸ ج ۳ وابن حبان ص ۲۱۱

ج ۳) نماز کی نفی بھی فرمائی، نماز او ابوداؤد ص ۱۱۸ ج ۱ او حاکم ص ۲۳۹ ج ۱، فصاعداً مسلم ص

۱۶۹ ج ۱، نسائی ص ۱۳۵ ج ۱، سورۃ ترمذی ص ۶۱، ابن ماجہ ص ۶۰، اس لئے احناف جس

طرح فاتحہ کو واجب کہتے ہیں اسی طرح نماز او کو واجب کہتے ہیں۔ غیر مقلدین نے اس کے

وجوب کا انکار کر کے کئی احادیث سے بغاوت کر رکھی ہے۔

(۴۰) امام احمدؒ نے فرمایا کہ ہم نے اہل اسلام میں سے کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا

ہو کہ جب امام جہر سے قرأت کرتا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے قرأت نہ کرے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور یہ آپ کے صحابہ اور تابعین ہیں، اور یہ امام مالکؒ ہیں اہل حجاز میں، امام ثوریؒ ہیں اہل عراق میں، یہ امام اوزعیؒ ہیں اہل شام میں، اور یہ امام لیثؒ ہیں اہل مصر، ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کا امام قرأت کرے اور مقتدی قرأت نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے (معنی ابن قدامہ ص ۶۰۲ ج ۱)

لیکن پوری امت کے خلاف غیر مقلدین نے احناف کی نماز کو باطل قرار دینا شروع کیا۔ اس پر چیخ بازیاں شروع کر دیں، سینکڑوں اشتہار و رسالے لکھے۔ اس کے جواب میں محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ نے احسن الکلام لکھی جس کے بعد غیر مقلدین کے ذمہ دار علماء نے ہتھیار ڈال دیئے، چنانچہ حافظ محمد گوندلوی اور مولانا ارشاد الحق اثری نے صاف لکھا۔ امام بخاریؒ سے لے کر دور قریب کے محققین علماء اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے وہ بے نماز ہے (توضیح الکلام ص ۹۹ ج ۱)

امام بخاریؒ سے لے کر تمام محققین علماء اہل حدیث میں سے کسی نے نہیں کہا کہ فاتحہ نہ پڑھے وہ بے نماز ہے۔ (توضیح الکلام ص ۵۱ ج ۱)

ص ۴۳ پر ایسے لوگوں کو غیر ذمہ دار لوگ قرار دیا ہے..... اگرچہ ایک دو ذمہ دار علماء نے یہ لکھا ہے، مگر ان کے عوام سو فیصد اور علماء خدا سے زیادہ اپنے عوام سے ڈرتے ہیں۔ ۹۹۹ فی ہزار اسی غیر ذمہ داری پر قائم ہیں۔

قرأت قرآن کی بحث:

(۴۱) ان کے غیر ذمہ دار عوام و علماء کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن پاک کی ایک سو چھ سو تین سورتوں میں سے ایک سو تیرہ سورتیں امام کے پیچھے پڑھنا حرام ہے صرف ایک سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا فرض ہے۔ جو نہ پڑھے اس کی نماز باطل اور بے کار ہے۔

ہمارا چیلنج ہے کہ پورے قرآن پاک میں ایک بھی آیت موجود نہیں ہے جس میں ان کا یہ دعویٰ موجود ہو۔ قرآن ان کا ساتھ نہیں دیتا۔ لیکن ان کے غیر ذمہ دار حضرات ہی نہیں بلکہ ذمہ دار حضرات بھی اس غیر ذمہ دارانہ دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے قرآن پاک کی ایک نہیں پوری پانچ آیات کو تختہ ستم بنا رہے ہیں۔ فاقروا ما تنسرو من القرآن الخ یہ سورۃ المزمل کی آیت ہے جو تہجد کے بارہ میں نازل ہوئی (صحیح مسلم، ابوداؤد) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اکیلے شخص کو جب نماز کا طریقہ سکھایا تو فرمایا تم اقرا بھا تیسر معک من القرآن (بخاری و مسلم)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو یہ نہیں مانتے۔

(۴۲) یہ کسی حدیث سے اس آیت کا شان نزول یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ اس آیت سے پہلے مقتدی فاتحہ نہیں پڑھتے تھے، باقی سورتیں پڑھتے تھے۔ اس آیت نے مقتدی پر فاتحہ فرض اور باقی ایک سورتیں حرام کر دیں۔

(۴۳) دوسری آیت ولقد اتینک سبعاً من المثنی والقرآن العظیم پیش کرتے ہیں اس کے نہ ترجمہ میں ان کا دعویٰ مندرجہ نمبر ۴۱ درج ہے۔ اور نہ ہی شان نزول کسی حدیث سے مثل نمبر ۴۲ ثابت۔

(۴۴) تیسری آیت وان لیس لہ انسان الا ما سعی (النجم پ ۲۷) ہر انسان کو اس کی کوشش ہی کام آئے گی۔ نہ تو اس آیت کا ترجمہ کے لحاظ سے امام و مقتدی کی قرأت سے تعلق، اور اس میں مثل نمبر ۴۱ دعویٰ مذکور نہ ہی مثل نمبر ۴۲ اس کا یہ شان نزول ہے۔ (۴۵) قرآن کی ۱۱۳ سورتیں آپ بھی امام کے پیچھے نہیں پڑھتے، امام کا سترہ اور خطیب کا خطبہ بھی سب کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہاں آپ کو یہ آیت یاد کیوں نہیں آتی۔

(۴۶) چوتھی آیت واذ کر ربک فی نفسک الخ پیش کرتے ہیں اس کا نہ تو ترجمہ ان کے دعویٰ مثل نمبر ۴۱ کو ثابت کرتا ہے، نہ مثل نمبر ۴۲ اس کا شان نزول یہ مسئلہ ہے۔ (۴۷) اور ذکر کیا صرف سورۃ فاتحہ ہے باقی ۱۱۳ سورتیں ذکر نہیں وہ آپ امام

کے پیچھے نہیں پڑھتے۔ یہ چار آیات تو مولوی ارشاد الحق اثری اور اس کے استاد حافظ محمد گوندلوی نے پیش کی ہیں۔

(۴۸) پانچویں آیت ان کے امیر جماعت مولوی محمد اسماعیل سلفی نے پیش کی

ہے۔ ومن اعرض عن ذکرى فان له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة اعمى (طہ) اس کا بھی مسئلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ اس میں مثل نمبر ۳۱ دعویٰ مذکور، اور نہ مثل نمبر ۳۲ شان نزول، اور ایک سوتیرہ سورتوں سے سلفی صاحب بھی بقول ان کے ساری عمر منہ پھیرتے رہے، اب قبر میں سزا بھگت رہے ہوں گے۔

(۴۹) چھٹی آیت مولوی محمد صادق سرگودھوی نے پیش کی ہے۔ لا تزر وازرة

وزر الاخرى (بنی اسرائیل) کسی کا بوجھ دوسرا نہ اٹھائے گا۔ اس کا بھی مسئلہ کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں، نہ مثل نمبر ۳۱ اس میں دعویٰ مذکور نہ مثل نمبر ۳۲ اس کا یہ شان نزول۔ نہ اس کا جواب کہ ۱۱۳ سورتوں، خطبے، اور سترے کا بوجھ امام کیوں اٹھا لیتا ہے۔ حضرات گرامی! یہ قرآن پاک کی گت بنائی جاتی ہے جو مسئلہ قرآن میں نہ ہو اسے قرآن پاک کے ذمہ لگانا کتنا بڑا گناہ ہے اور یہ گناہ اس فرقہ کے ذمہ دار علماء کا اوڑھنا بچھونا بن گیا ہے۔

(۵۰) ہاں قرآن پاک کی آیت واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا

لعلکم ترحمون یعنی جب (نماز باجماعت میں امام سے) قرآن پڑھا جائے تو (اے مقتدیو) تم توجہ کرو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اجماع ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے (معنی ابن قدامہ ص ۶۰۵ ج ۱۔ وفتاویٰ ابن تیمیہ، ص ۳۱۲ ج ۲)

(۵۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز باجماعت کا طریقہ سکھایا تو

فرمایا؟ واذا قرأ فانصتوا یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ (مسلم ص ۴۷ ج ۱۔ مسند احمد ص ۴۱۵ ج ۱) حضرت ابو ہریرہؓ (ابن ماجہ ص ۶۱) حضرت انسؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت زید بن اسلمؓ، اور حضرت زہریؓ سے مروی ہے اور یہ

شان نزول حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن مغفلؓ اور بہت سے تابعین سے مروی ہے۔

الحمد للہ قرآن پاک کا سایہ ہمارے سر پر ہے۔ غیر مقلدین محض ضد کی بنا پر قرآنی حکم کا انکار کر رہے ہیں۔

(۵۲) جس طرح قرآن پاک سے غیر مقلدین کا یہ مسئلہ ثابت نہیں اسی طرح خیر القرون میں لکھی گئی کتب حدیث موطا امام مالکؒ، کتاب الآثار امام محمدؒ، کتاب الآثار ابی یوسفؒ، کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ، مسند امام اعظمؒ کسی کتاب سے ایک حدیث بھی اپنے دعویٰ مثل نمبر ۴۱ پیش نہیں کر سکتے۔

(۵۳) اسی طرح کتب حدیث مابعد خیر القرون میں سے صحیحین میں بھی ان کے دعویٰ پر کوئی صحیح صریح دلیل نہیں۔

(۵۴) سنن سے ایک حدیث عبادۃ کی واقعہ فجر والی پیش کرتے ہیں۔ مگر وہ صحیح نہیں۔ اس میں محمد بن اسحاق کی تضعیف و تدلیس اور اصحاب کھول سے مخالفت کی وجہ سے شذوذ و نکارت۔ کھول کی تدلیس و ارسال نافع بن محمود کی جہالت دستارت سب عیب موجود ہیں۔

(۵۵) احناف کے نزدیک وہ قرآن کے خلاف اور اجماع کے خلاف ہے کہ رک رک کو رک رک رکعت ہے۔ اور سنت مشہورہ قراء الامام لہ قراء کے خلاف ہے۔

الغرض جب تک غیر مقلدین اس کو صحیح متفق علیہ اور آیت و اذا قرىء القرآن الخ کے بعد ثابت نہ کریں اس وقت تک ان کا کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا، اور یہ دونوں باتیں دو قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

(۵۶) اس ضعیف و منکر حدیث میں بھی صرف جہری نماز کا ذکر ہے، جن گیارہ رکعتوں میں امام آہستہ قرآن پڑھتا ہے ان میں بھی مقتدی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز باطل اور بے کار ہے۔ یہ کسی ضعیف حدیث میں بھی صراحۃً نہیں آیا۔

کافروں کی آیت:

(۵۷) غیر مقلدین سے جب کہا جاتا ہے کہ آپ آیت واذا قرئ القرآن الغ کو کیوں نہیں مانتے۔ تو فوراً کہتے ہیں کہ یہ آیت کافروں کے لئے نازل ہوئی ہے۔ ہمارے لئے نہیں۔ جب کہا جاتا ہے کہ یہ بات کسی حدیث سے ثابت کر دو، تو گالیاں بکنے لگتے ہیں۔

حدیث منازعت پر بحث:

(۵۸) غیر مقلدوں کے علامۃ العصر ناصر الدین البانی نے حدیث عبادۃ اللہ فجر والی کو اپنی کتاب صفۃ صلوٰۃ النبی میں منسوخ قرار دیا ہے۔ اور حدیث منازعت کو اس کا نسخ قرار دیا ہے۔ یہ حدیث منازعت حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ ابن حبیبہؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت عمران بن حصینؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے۔ غیر مقلدین محض ضد اور نفسانیت سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔

(۵۹) حدیث منازعت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرأت خلف الامام کرنے والے پر حضور ناراض ہوئے، اسے ڈانٹا۔ مگر غیر مقلدین کو حضور کی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہیں۔

قرأت خلف الامام کی بحث:

(۶۰) حدیث منازعت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہری نمازوں میں تمام صحابہ و تابعین امام کے پیچھے قرأت چھوڑ گئے تھے۔ غیر مقلدین اس اجماع کو بھی نہیں مانتے۔

(۶۱) جس طرح ایک اذان پورے محلہ کے لئے کافی ہوتی ہے، ایک اقامت پوری جماعت کے لئے کافی ہوتی ہے۔ امام کا سترہ سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے خطیب کا خطبہ سب حاضرین جمعہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث کفایت سے ثابت ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے قرأت ہوتی ہے۔ یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہؓ

بن عباسؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت نو اس بن سمان اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ مگر غیر مقلدین محض تعصب سے اس کا انکار کرتے ہیں۔

(۶۲) اور جب کہا جاتا ہے کہ آپ اتنی احادیث کے مقابلہ میں ایک ہی صحیح حدیث پیش کریں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے قرأت ہرگز نہیں، وہ حدیث ان کے بعد کی ہو تو بھی پیش نہیں کر سکتے۔

(۶۳) آج کل کے غیر مقلدین قرآن اور صحاح ستہ کی صحیح احادیث اور اجماع امت کے خلاف کتاب القراءۃ بیہقی ص ۵۶ کی ایک حدیث پیش کرتے ہیں لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة الكتاب خلف الامام۔ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں۔ کیونکہ اس کی سند کا مدار زہری پر ہے۔ اور وہ عن سے روایت کر رہا ہے۔ مدلس کے عنعنہ کو غیر مقلدین ضعیف کہتے ہیں۔ پھر یہی زہری اسی کتاب القراءۃ میں روایت کرتے ہیں کہ صحابہ آیت واذا قرئ القرآن انخ الخ کے نزول سے پہلے امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اسی آیت نے آکر روک دیا۔ تو خود زہری نے اس کا منسوخ ہونا بتا دیا۔ زہری سے چودہ شاگرد حدیث لا صلوة الخ کے راوی ہیں۔ مگر یونس کے علاوہ کسی کی روایت میں خلف الامام کا لفظ نہیں ہے۔ اور یونس کے بھی تین شاگرد ہیں۔ ان میں سے دو یہ لفظ بیان نہیں کرتے۔ صرف عثمان بن عمر کی روایت میں ہے۔ اور عثمان بن عمر کے بھی دو شاگرد ہیں۔ حسن بن مکرم یہ لفظ بیان نہیں کرتے۔ دوسرا شاگرد محمد بن یحییٰ الصفار ہے، ساری امت کے خلاف یہی یہ لفظ (خلف الامام) روایت کرتا ہے۔ مولوی ارشاد الحق اثری نے اپنی تیرہ سو سے زائد صفحات کی کتاب کا پیٹ گالیوں سے تو بھرا ہے مگر محمد بن یحییٰ الصفار کی توثیق اسماء الرجال کی کسی مستند کتاب سے ثابت نہیں کر سکے، نہ قیامت تک ثابت کر سکیں گے۔

افسوس! اس بے ثبوت روایت کو بہانہ بنا کر قرآن کا انکار کیا جا رہا ہے۔ احادیث صحیحہ سے فرار ہے۔ اجماع امت سے بیزار ہیں اور تمام احناف کو بے نماز کہتے ہیں۔

(۶۴) پھر اسی کتاب القراءۃ بیہقی ص ۱۳۶ پر حضرت جابرؓ ۱۷ پر حضرت ابو ہریرہؓ

ص ۱۷۳ پہنچی پر حضرت ابن عباسؓ سے احادیث مروی ہیں کہ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے، مگر امام کے پیچھے نہ پڑھے۔ ان کے بعد والی احادیث کا محض حیلے، بہانوں سے انکار ہے۔

(۶۵) مولوی ارشاد الحق اثری نے اب ایک نئی حدیث تلاش کی ہے تاکہ قرآن کے مقابلہ کے لئے ہتھیار ہی مل جائے، پھر غیر مقلدین حدیثی زندہ باد کے نعروں سے قرآن پاک کو اپنی مسجد سے نکال کر بس کریں گے۔ وہ جانتے پہنچتے قرآن پاک، احادیث مشہورہ اور اجماع امت کے مقابلہ کے لئے کم از کم متواتر حدیثی چاہیے۔ مگر یہ خبر واحد صحیح بھی نہیں، نہ اس میں ان کا پورا دعویٰ مذکور ہے۔ نہ تو یہ ہے کہ امام ۴۲ کے پیچھے ۱۱۳ سورتیں پڑھنا حرام ہیں نہ یہ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ فرض ہے، جو نہ پڑھے اس کی نماز باطل اور بیکار ہے۔

(۶۶) الغرض! نہ دعویٰ کی صراحت ہے، نہ ہی یہ حدیثی صحیح ہے۔ مکحول کی تدلیس، سعید بن عبدالعزیز کا اختلاط، عتبہ سے بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی کا روایت نہ لینا اس کے علاوہ حویت بن احمد کی توثیق بطریق محدثین مستند کتبہ اسماء الرجال سے ثابت کرنے سے اثری صاحب اور ان کی ساری جماعت عاجز ہے۔ اثری صاحب گالیوں کے دو ہزار صفحات اور لکھ سکتے ہیں، اور اذا خصم فجر پر راستہ ان عمل کر رہے ہیں مگر اس کی توثیق ثابت نہیں کر سکتے۔

ناظرین کرام! دیکھئے قرآن و حدیث کے نعرہ کے ساتھ کس طرح قرآن، احادیث اور اجماع سے بغاوت ہے۔

(۶۷) ہم نے پیر بدیع الدین آف جھنڈا، حافظ عبدالقادر روپڑی، پروفیسر عبداللہ بہاولپوری کو مناظروں میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کی آخری باجماعت نماز جو صدیق اکبرؓ کے پیچھے پڑھی تھی اس میں ثابریہ کر دیں کہ حضورؐ نے پہلی رکعت میں صدیق کے پیچھے فاتحہ پڑھی تھی اور دوسری رکعت میں الحمد لیلۃ اکبرؓ نے مقتدی بن کرفاتحہ پڑھی تھی، مگر وہ ہرگز ہرگز ثابت نہ کر سکے۔

(۶۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج سے پہلے سورہ فاتحہ نازل ہو چکی

تھی۔ نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ حضورؐ نے معراج کی رات انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی کیا آپؐ کسی حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں کہ حضورؐ نے پہلے ان کو فاتحہ یاد کرائی تھی، پھر ان سب نے آپؐ کے پیچھے فاتحہ پڑھی تھی، ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ ۱۔

(۶۹) جب غیر مقلدین کو یہ یقین ہو گیا کہ ہم آیت واذا قرئ القرآن الخ کے بعد کی ایک بھی صحیح حدیث پیش کرنے سے عاجز ہیں تو انہوں نے دوسرے ڈالنے کا کام شروع کر دیا۔ واذا قرئ القرآن کو رد کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ قرآن میں نہیں ہے۔ ہم سورۃ فاتحہ قرآن میں دکھاتے ہیں کہ فاتحہ قرآن میں ہے۔ وہ ایک قرآن بھی ایسا نہیں دکھا سکتے جس میں فاتحہ نہ ہو۔ ہم بخاری کی حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ فاتحہ قرآن ہے وہ ایک حدیث ایسی نہیں دکھا سکتے جس میں حضورؐ نے فرمایا ہو کہ فاتحہ قرآن نہیں۔ ہاں حدیث ہو یا نہ ہو ضد میں پکتے ہیں۔

(۷۰) احادیث صحیحہ کو رد کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ حضورؐ نے قرأت سے منع فرمایا ہے فاتحہ قرأت نہیں، میں نے روپڑی صاحب کے سامنے سات احادیث پیش کیں کہ فاتحہ قرأت نہیں بعد والی سورت ہی قرأت ہے، مگر وہ آج تک ایک بھی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکے ہاں ضد پر بدستور قائم ہیں۔

(۷۱) قرآن وحدیث میں مقتدی کو انصاف کا حکم ہے روپڑی صاحب نے کہا آہستہ زبان اور ہونٹوں سے پڑھا جائے تو یہ انصاف کے خلاف نہیں۔ ہم نے بخاری، مسلم سے دکھایا کہ حضرت ابن عباسؓ سے ثابت ہے کہ زبان کی حرکت یا ہونٹ کا ہلنا انصاف کے خلاف ہے مگر روپڑی صاحب اپنی ضد پر قائم رہے۔ صرف نعرے لگے، مسلک اہل حدیث زندہ باد۔

(۷۲) حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ رکوع میں ملنے والے مقتدی کی رکعت پوری شمار ہونے پر اُمت کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ امام الکلام) مولوی ارشاد الحق اثری بھی مانتے ہیں کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جائے گی۔ (توضیح الکلام ص ۱۴۲ ج ۱)

مگر غیر مقلدین پوری اُمت کے خلاف اس ضد پر ہیں کہ وہ رکعت نہیں ہوتی۔ کسی مناظرہ میں وہ ایک بھی صحیح صریح حدیث پیش نہیں کر سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں ملنے والے کو رکعت دہرانے کا حکم دیا ہو۔

فتاویٰ ستاریہ میں مولوی عبدالستار، امام جماعت غرباء اہل حدیث نے احادیث اور اجماع اُمت سے ثابت کیا ہے کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے۔ مگر غیر مقلدین ان سب احادیث اور اجماع کے منکر ہیں۔

تحقیق مسئلہ آمین:

(۷۳) غیر مقلدین جب اکیلے نماز پڑھتے ہیں تو آمین ہمیشہ آہستہ کہتے ہیں، وہ ایک صحیح صریح حدیث پیش کریں کہ اکیلے نمازی کے لئے آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔ (۷۴) غیر مقلدین مقتدی امام کے پیچھے ہمیشہ گیارہ رکعت میں آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں۔

(۷۵) چھ جہری رکعتوں میں اگر مقتدی رہ جائے اور جماعت کے بعد پوری کرے ان میں بھی وہ مقتدی ہمیشہ آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں۔ (۷۶) جس جہری رکعت میں مقتدی سورۃ فاتحہ کے آخر میں ملا ابھی اس نے الحمد للہ برب العلمین پڑھا پھر امام کے ساتھ بلند آواز سے آمین کہتا ہے پھر باقی فاتحہ پڑھتا ہے۔ یہ دوران فاتحہ آمین کہنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۷۷) آپؐ نے کبھی مقتدیوں کو حکم نہیں دیا کہ میرے پیچھے ہمیشہ چھ رکعت میں اونچی آواز سے آمین کہا کرو، اور گیارہ رکعت میں آہستہ آواز سے۔ (۷۸) نہ آپؐ نے کبھی مقتدی بن کر ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی اونچی آواز سے

آمین کہی۔

(۷۹) کسی صحیح صریح حدیث سے ثابت نہیں کہ پورے ۲۳ سالہ دور نبوت میں آپؐ کے پیچھے کسی ایک صحابی نے ایک نماز کی ایک ہی رکعت میں اونچی آواز سے آمین کہی ہو۔ جو گونج

والی حدیث ابن ماجہ کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں۔ وہ ضعیف بھی ہے۔ چنانچہ خود مولوی عبدالرؤف حاشیہ صلوٰۃ الرسول پر لکھتا ہے ”یہ سند ضعیف ہے“ کیونکہ بشر بن رافع ضعیف ہے، اور ابو عبد اللہ مجہول ہے (ص ۲۳۹)

(۸۰) ضعیف ہونے کے باوجود قرآن پاک کے بھی خلاف ہے کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ حضورؐ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو ورنہ تمہارے اعمال باطل کر دیئے جائیں گے۔ اور اس حدیث میں ہے کہ آپؐ کی آواز پہلی صف کا صرف قریبی آدمی سنتا تھا۔ مگر مقتدی صحابہ کی آواز آپؐ کے مقابلہ میں اتنی بلند ہوتی تھی کہ مسجد گونج جاتی تھی۔ اور معاذ اللہ صحابہ کی نمازیں باطل ہو جاتی تھیں۔

(۸۱) ضعیف، اور خلاف قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اجماع صحابہؓ و تابعین کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اسی حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ کا فرمان ہے ترک الناس التامین، سب لوگوں نے آمین (بالجمر) چھوڑ دی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں لوگ صحابہ و تابعین ہی تھے۔

(۸۲) ضعیف، خلاف قرآن، خلاف اجماع ہونے کے ساتھ ساتھ عقل کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ گونج گنبد دار عمارت میں پیدا ہوتی ہے، اور آپؐ کے زمانہ میں مسجد کچی تھی۔ کھجور کے تنے کھڑے کر کے اور کھجور کے پتے ڈالے ہوئے تھے اس میں گونج پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

دیکھئے غیر مقلدین کس طرح خلاف قرآن، خلاف حدیث، خلاف اجماع، خلاف عقل اور ضعیف روایات کے سہارے ملک بھر میں فتنہ پھیلاتے ہیں ان کا سرمایہ یہی کھوٹی پونجی ہے۔

(۸۳) ان کا امام گیارہ رکعت میں ہمیشہ آہستہ آواز سے آمین کہتا ہے۔ اس کی حدیث لائیں۔

(۸۴) ان کا امام صرف چھ رکعت میں ہمیشہ بلند آواز سے آمین کہتا ہے۔ یہ

صراحت کی حدیث میں نہیں ہے۔

(۸۵) پورے ذخیرہ حدیث میں ایک حدیث بھی نہیں کہ خلفاء راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ راشد نے کبھی امام یا مقتدی بن کر اونچی آمین کہی ہو۔

(۸۶) کسی ایک حدیث سے ثابت نہیں کہ خلفاء راشدین کے ہزاروں مقتدیوں میں سے کسی ایک نے تیس سال میں صرف ایک دن ایک نماز کی ایک رکعت میں اونچی آمین کہی ہو۔

(۸۷) حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث ابو داؤد سے جو پیش کرتے ہیں نہ صحیح ہے، کیونکہ اس میں سفیان مدلس، علاء بن صالح شیعہ، محمد بن کثیر ضعیف ہے، نہ دوام میں صریح ہے۔
(۸۸) ام الحصین والی حدیث کی سند میں نضر بن شمیل متعصب، ہارون الاغور شیعہ غالی، اسماعیل بن مسلم متکی ضعیف، ابواسحاق مختلط، ابن ام الحصین مجہول ہے۔ ایسی حدیث ان کا سرمایہ ہے۔

(۸۹) قرآن پاک کی سورۃ یونس میں حضرت موسیٰ کی دعاء کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قد اجببت دعوتکما۔ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی، تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ دوسرے دعا گو حضرت ہارونؑ تھے اور ان کی دعا آمین تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آمین کو دعا فرمایا۔ اور صحیح بخاری ص ۱۰۷، ج ۱ پر ہے، قال عطاء آمین دعا۔ لیکن غیر مقلدین نے خدا تعالیٰ کی بات اور اجماع مفسرین کا انکار کر دیا ہے، اور آمین کو دعا نہیں مانتے۔

(۹۰) اور دعا کا قانون قرآن پاک میں یوں آیا ہے؟ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃً..... دعا کرو اپنے رب سے گڑ گڑا کر اور آہستہ آواز سے (اعراف)
اذنادی ربہ، نداء خفیاً..... زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی آہستہ آہستہ (مریم)

حدیث پاک میں قانون یہ ہے کہ آہستہ آواز سے دعا کرنا بلند آواز سے ستر

دعاؤں کے برابر ہے۔ اخرجہ ابوالشیخ عن انس مرفوعاً بسند صحیح، (فتح القدیر)

بس دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو گیا کہ آمین دعا ہے، اور دعائیں اصل اخفاء ہے اسی لئے امام ہو یا منفرد، یا مقتدی آمین آہستہ کہتا ہے۔

(۹۱) غیر مقلدین سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ آمین دعاء نہیں اور دعائیں اصل جہر ہے۔

(۹۲) حضرت وائل بن حجرؓ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الضالین کے بعد آمین آہستہ آواز سے کہی۔ (مسند احمد ص ۳۱۶ ج ۴۔ حاکم ص

۲۳۲ ج ۲) قال الحاکم علی شرطہا وقرہ الذہبی

(۹۳) حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی آہستہ آمین کہا کرتے تھے۔ (طحاوی، طبرانی)

(۹۴) قیاس بھی یہی کہتا ہے کہ آمین قرآن میں نہیں ہے۔ اس لئے قرآن کو اونچی آواز سے پڑھا جائے اور آمین کو آہستہ آواز میں پڑھا جائے تاکہ کسی کو قرآن میں ہونے کا شبہ نہ ہو۔

(۹۵) پاک و ہند میں اسلام پر تیرہ صدیاں گزر رہی ہیں، مگر بارہ سو سال میں یہاں سب لوگ قرآن، حدیث، تغافل خلفاء راشدین وصحابہ کے موافق آہستہ آمین کہا کرتے تھے، نہ بارہ سو سال میں اس کے خلاف کوئی رسالہ لکھا گیا، نہ مناظرہ کا چیلنج دیا گیا۔ بارہ سو سال کے بعد کسی محدث، عالم، صوفی نے نہیں بلکہ فاخرالہ آبادی نے سب سے پہلے اس ملک میں آمین بالجہر کی۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد مورخ امام خان نوشہروی لکھتے ہیں۔ مولانا شاہ محمد فاخرالہ آبادی نے پہلی دفعہ جامع دہلی میں آمین بالجہر کہہ کر تقلید کی بکارت زائل کی۔ (نقوش ابوالوفا ص ۳۴)

دیکھئے! قرآن، حدیث اور خلفاء راشدین کے مسلک کو کس طرح تقلید کی بکارت کہہ کر قرآن وسنت سے بغاوت، اور اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ یہ مولانا فاخر کون تھے؟

ان کے بارہ میں مولانا شاہ اللہ امرتسری لکھتے ہیں۔

نہ مذہب سے ہوئے واقف نہ دین حق کو پہچانا
پہن کر جُہ و شملہ لگے کہلانے مولانا

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۰۳ ج ۱)

دوسری مرتبہ بلند آواز سے آمین۔ گورنمنٹ برطانیہ کے ملازم، حافظ محمد یوسف

نے کی۔ (نقوش ابوالوفا ص ۴۲)

یہ بعد میں مرزائی ہو گیا۔ اشاعت السنۃ ص ۱۱۴ ج ۲ پر ہے کہ امرتسری میں سب سے

پہلے عمل بالحدیث شروع کرنے والے حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی کلکٹر پٹنہ مرزا غلام احمد
قادیانی کے حامی مؤید بن گئے۔

اسی طرح دور برطانیہ میں اس مسئلہ کو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا ذریعہ

بنایا گیا۔ غیر مقلد پاک وہند میں ایک مسجد ایسی بتائیں جس میں دور انگریز سے پہلے بلند
آواز سے آمین کہی جاتی ہو۔

(۹۶) قرآن پاک کے قانون، حدیث صحیح، سنت خلفاء راشدین، اور تعامل

صحابہ کے خلاف اونچی آمین کی جو ضعیف حدیث غیر مقلدین پیش کرتے ہیں اس کے

بارے میں خود حضرت وائل بن حجر وضاحت فرماتے ہیں۔ ما اراہ الا لیعلمنا۔ (کتاب

الکئی والاسماء ص ۱۹۶ ج ۱) کہ یہ صرف نماز سکھانے کے لئے اونچی کہی گئی تھی۔ چنانچہ ہمارے

مدارس میں بھی جب بچوں کو نماز سکھائی جاتی ہے تو ساری نماز ایک بچہ بلند آواز سے کہلاتا

جاتا ہے۔ اور پیچھے لڑکے بھی کہتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس ضعیف حدیث پر بھی ہمارا عمل

موجود ہے۔ ہمیں کسی آیت یا حدیث کی مخالفت کا خطرہ نہیں۔

(۹۷) غیر مقلد مستری نور حسین نے لکھا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر ہمیشہ آمین

بالجہر کہا کرتے تھے اور لوگوں کو بھی یہی کہا کرتے تھے کہ آمین بلند آواز سے کہا کرو۔ (بخاری

ص ۱۰۸ ج ۱، رسالہ آمین بالجہر ص ۱۸)

یہ صحیح بخاری شریف پر صاف جھوٹ ہے۔ بخاری میں جہر کا لفظ ہر گز نہیں۔

(۹۸) حکیم صادق سیالکوٹی ایک حدیث لکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس قدر یہود آمین (اونچی) سے چڑتے ہیں اتنا کسی اور آواز سے نہیں چڑتے، بس تم بہت آمین کہنا۔ (ابن ماجہ) اگر کوئی اونچی آمین کہے تو رسول کریم کی اس سنت پاک سے ہرگز نہ چڑنا، اور نہ نفرت کرنا کیونکہ آمین اونچی سے یہودیوں کو چڑھتی اور وہ نفرت کرتے تھے۔ اور ہمیں یہود کی مخالفت کرنی چاہیے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۲۴۲)

دیکھو! کس طرح ساری امت کو یہودی بنادیا۔ حالانکہ اولاً یہ تو حدیث ہی صحیح

نہیں۔ خود مولوی عبدالرؤف غیر مقلد حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ یہ سند ضعیف ہے کیونکہ طلحہ بن عمرو کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ (ص ۲۴۱)

پھر اس ضعیف حدیث میں بھی اونچی (جہر) کا لفظ ہرگز موجود نہیں ہے۔ اونچی کا

لفظ ملانا حضور پر سفید جھوٹ ہے۔

(۹۹) آپ غیر مقلدین کے مرد، عورتیں جب اکیلے نماز پڑھیں، اور نماز

ظہر، عصر میں امام و مقتدی بلندی آواز سے آمین نہیں کہتے، کیا یہود سے کوئی ساز باز کی ہوئی ہے۔

(۱۰۰) چونکہ آمین بالجہر کی حدیث صحیح نہیں، عوام کے سامنے ایک عجیب فراڈ کیا۔

غیر مقلدین کا عجیب فراڈ:

کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث آمین بالجہر کے بارہ میں لکھ کر حافظ عبداللہ

روپڑی نے لکھا کہ اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند اچھی

ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور بیہقی نے بھی

روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا ہے، (امل حدیث کے مسائل امتیازی ص ۷۹)

حالانکہ نہ ان تینوں کتابوں میں یہ حدیث ہے، نہ ہی ان لوگوں نے اس کو صحیح کہا ہے۔

(۱۰۱) مولوی یوسف جے پوری حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴ پر لکھتے ہیں: احادیث آمین

الجہر کے اثبات میں ہدایہ ص ۳۶۵ ج ۱، شرح وقایہ ص ۹۷، حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے ہذا

یہ اور شرح وقایہ کی اصل عربی عبارات پیش کریں۔

(۱۰۲) مولوی یوسف ہی حقیقۃً الفقہ ص ۱۹۴ پر لکھتے ہیں کہ ابن ہمام نے آہستہ آمین والی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ (ہدایہ ص ۳۶۳ ج ۱) کیا عجیب جھوٹ ہے، ہدایہ چھٹی صدی کی کتاب ہے اور ابن ہمام نویں صدی کے بزرگ ہیں۔ وہ تین سو سال پہلے کی کتاب میں یہ کیسے لکھ گئے۔

(۱۰۳) حکیم محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔ اس روز سے لے کر آج تک مسجد نبوی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۲۴۰) یہ بالکل جھوٹ ہے، خلافت راشدہ، خلافت اموی، عباسی، خوارزمی، سلجوقی، ترکی میں وہاں آہستہ آمین صدیوں تک رہی ہے۔

سجدہ سہو:

(۱۰۴) اگر امام بھول کر فجر مغرب، عشاء کی رکعتوں میں آہستہ قرأت کرے تو سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں۔

(۱۰۵) اگر امام بھول کر سبزی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کرے تو سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں۔

(۱۰۶) اگر سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورت پڑھنا بھول گیا، رکوع کر لیا، تو سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں۔

(۱۰۷) ایک شخص نے بھول کر پہلے قُلْ هُوَ اللَّهُ الْخ پڑھ لی، پھر فاتحہ اس پر سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں۔

(۱۰۸) جہر اور سر کی جامع مانع تعریف کیا ہے۔ سب کا جواب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دیں، اور ہو سکے تو براہ کرم گالیوں سے پرہیز کریں۔

بحث ماضی استمراری:

(۱۰۹) آنحضرتؐ ظہر میں واللّیل اذا یغشی الخ پڑھا کرتے تھے، کان یقرأ ماضی استمراری۔ (مسلم شریف ص ۲۵۴ ج ۱)

(۱۱۰) آنحضرتؐ فجر میں ۱۱ والقرآن المجید پڑھا کرتے تھے۔ کان بقرأ ماضی استمراری حضورؐ فجر کی سنتوں میں سورۃ الکافرون والاخلاص پڑھتے تھے۔ کان بقرأ ماضی استمراری ص ۲ حضورؐ فجر کی سنتوں میں قولوا امنوا باللہ پڑھا کرتے تھے، کان بقرأ ماضی استمراری ص ۳۔ کیا یہ ہی سورتیں ان نمازوں میں مقرر ہیں یا اور بھی پڑھ سکتا ہے کیا ماضی استمراری دوام کے لئے آیا کرتی ہے۔

(۱۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضورؐ کو بے شمار دفعہ مغرب کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے سنا۔ (ترمذی)
کیا ان رکعتوں میں جہرا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ آپ جو مغرب کی سنتوں میں آہستہ قرأت کرتے ہیں اس کی صریح حدیث پیش فرمائیں؟

(۱۱۲) آنحضرتؐ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے۔ (بخاری ص ۳۵ ج ۱)
حافظہ بیوی کی گود میں سہارا لگا کر قرآن پڑھا کرتے (ماضی استمراری بخاری ص ۲۴ ج ۱)

حافظہ بیوی سے مباشرت فرمایا کرتے، ماضی استمراری (بخاری ص ۲۴ ج ۱)
آپؐ روزہ میں بیوی سے بوس و کنار فرمایا کرتے تھے، کان یقبل۔ (بخاری ص ۲۵۸ ج ۱)

آپؐ نماز سے پہلے بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے (مشکوٰۃ، کان یقبل، کان یوقد وهو جنب)۔ (بخاری شریف ص ۴۲ ج ۱)

یہ افعال رسولؐ ماضی استمراری سے ثابت ہیں ان کے منع یا منسوخ ہونے کی کوئی حدیث پیش کریں، ورنہ ان پر سنت مؤکدہ کی طرح عمل کریں، اور ان کے تارکین کو سنت کے تارک کہہ کر چیلنج بازیاں شروع کریں۔

(۱۱۳) ماضی استمراری کی اصل وضع ایک دفعہ کے فعل کے لئے ہے (نودی ص ۲۵۲ ج ۱) صحیح البخاری ص ۲۴۵ ج ۳، مشک الختام ص ۵۶۷ ج ۱

اس سے مواظبت بطور نص ثابت نہیں ہوتی، ہاں قرائن اجتہاد یہ سے کہیں مجتہد دوام مراد لیتا ہے۔ کہیں دوام مراد نہیں لیتا۔ احناف کے ہاں سب قرائن سے بڑا قرینہ تعامل خلفاء راشدین، یا تعامل خیر القرون بلا تکیر ہے۔ اگر فعل رسول ماضی استمراری سے بھی ثابت ہو ان کے بعد اگر تعامل جاری ہوا تو وہ قرینہ عمل پر مواظبت کا ہوگا، اور اگر تعامل جاری نہ رہا تو وہ قرینہ ترک پر مواظبت کا ہوگا، جیسا کہ مندرجہ بالا افعال نمبر ۱۱۲ میں گزرا۔

(۱۱۳) رکوع کی تکبیر منفرد اور مقتدی آہستہ کہیں، اور امام بلند آواز سے کہیں۔

صریح حدیث پیش کریں۔

(۱۱۵) پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم موجود (طبرانی عن ابن عباسؓ) مع کہیں نہیں فعل احادیث تو اتر قدر مشترک کے درجہ میں موجود ہیں جن کے معارض کئی ضعیف حدیث بھی نہیں، اور امت کا اجماع تعامل بلا تکیر موجود ان تین باتوں کو مد نظر رکھ کر ساری امت اسے سنت کہتی ہے۔

(۱۱۶) چار رکعت نماز میں بائیس تکبیریں ہوتی ہیں۔ (بخاری ص ۱۱ ج ۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔ روایت عیس بن عیب، حدیث ابن عباسؓ، (ابن ماجہ ص ۶۲) حدیث جابر بن عبد اللہ، مسند احمد حدیث ابن عمرؓ شکل اللہ ثار طحاوی۔ حدیث ابو ہریرہؓ کتاب العلل، دار قطنی۔ ان پانچوں احادیث میں ماضی استمراری ہے، مگر شیعہ ان پر عامل ہیں اور غیر مقلد باغی ہیں۔

احادیث کی بغاوت:

(۱۱۷) سجدوں کے وقت رفع یدین کرنا آنحضرتؐ سے

(۱) حضرت مالک بن الحویرث (نسائی)

(۲) حضرت وائل ابن حجرؓ۔ (ابوداؤد، دار قطنی، موطا امام محمد)

(۳) حضرت انسؓ (ابویعلیٰ بسند صحیح)

(۴) ابن عمرؓ، طبرانی بسند صحیح۔

(۵) ابو ہریرہ، ابن ماجہ۔ ابن عباسؓ، ابو داؤد۔ یہ چھ اور کچھلی پانچ گیارہ احادیث سے سجدہ کے وقت رفع یدین ثابت ہے۔ اس کے منسوخ ہونے کی کوئی دلیل غیر مقلدین کے پاس نہیں ہے۔ ترک کی حدیث ایک ابن عمرؓ کی ہے۔ جو خود متعارض ہے، غیر مقلدین ایک متعارض حدیث کی بنا پر گیارہ احادیث پر عمل سے باغی ہیں۔

غیر مقلدین کا سفید جھوٹ..... جھوٹ کی بھرمار:

(۱۱۸) کہ تمام صحابہؓ بلا استثناء ساری عمر رفع یدین کرتے رہے، جو محض جھوٹ ہے۔

(۱۱۹) کبھی کہتے ہیں کہ ہر رفع یدین پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے وعدہ دیا ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔

(۱۲۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو دارالعلم کوفہ میں آباد ہوئے۔ ان کی رفع یدین

کی حدیث تو سناتے ہیں۔ مگر یہ بالکل نہیں بتاتے کہ حضرت علیؓ خود رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے (طحاوی، موطا محمد، ابن ابی شیبہ، بیہقی)

اور نہ ہی یہ بتاتے ہیں کہ اصحاب علیؓ (جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی) میں

سے ایک بھی رفع یدین نہ کرتا تھا۔ (ابن ابی شیبہ) اور یہ بھی نہیں بتاتے تھے کہ اہل کوفہ کا عمل قدیم و حدیثاً ترک رفع یدین پر ہی رہا ہے۔ (التعلیق المجدد ص ۹۱ ج ۳) اور امام مروزئی

فرماتے ہیں۔ "لا نعلم بمصرأ من امصارتر کو ابا جماعہم رفع الیدین عند الخفض والرفع الا اهل الکوفہ۔ (التعلیق المجدد ص ۹۱) یعنی اہل کوفہ میں تو

ہمیشہ عمل ترک رفع یدین پر رہا، ایک مثال بھی رفع یدین کی نہیں ملتی۔ نہ اہل کوفہ صحابہ سے نہ تابعین سے نہ تبع تابعین سے۔ ہاں دوسرے شہروں میں ترک رفع یدین پر اجماع نہ تھا، کبھی کبھار کوئی کر ہی بیٹھتا تھا اگرچہ اس پر فوراً اعتراض ہو جاتا۔

غیر مقلدین کی خیانت و منافقت:

سنن ابی داؤد کے حوالہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث اثبات رفع یدین

کی نقل کی۔ حالانکہ ان کی صحیح حدیث بخاری ص ۱۱۰ ج ۱۔ صحیح مسلم ص ۱۶۸ ج ۱۔ جامع ترمذی

ص ۶۴ پر موجود ہے جس میں رفع یدین کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہاں رفع یدین کا ذکر کرنے والا راوی یحییٰ بن ایوب ہے جو ضعیف ہے (میزان)

اس لئے حفاظ کے خلاف اس کی یہ حدیث منکر ہے۔ اس منکر حدیث کو تو ذکر کیا مگر اس میں بھی ساری عمر رفع یدین کا ذکر نہیں۔ ہاں اس کے بعد ابو داؤد میں ہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت جابر بن سمرہؓ کی ترک رفع یدین کی احادیث تھیں جن کو نقل ہی نہیں کیا۔ خیانت اہل حدیث کی نشانی نہیں بلکہ منافق کی علامت ہے۔ اور پھر سنن نسائی سے حضرت وائلؓ کی ضعیف حدیث رفع یدین کی نقل کر دی جس میں رفع یدین کے باقی رہنے کا کوئی ذکر نہیں۔ ہاں اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترک رفع یدین کی حدیث کو چھوڑ دیا۔ یہ ایسا ہی دھوکا ہے جیسے کوئی عیسائی بیت المقدس والی حدیث نقل کر دے اور بیت اللہ والی کا نام نہ لے۔

اور ایک جھوٹ غیر مقلدین یہ بھی بولتے ہیں کہ! ایک لاکھ چوتالیس ہزار صحابہ رفع یدین کرتے تھے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ نہ جزء رفع یدین میں یہ تعداد مذکور ہے نہ ہی وہ رسالہ قابل اعتماد ہے۔ یہ بات حضرت وائلؓ کی دوسری آمد کے ضمن میں ہے جب کہ ابو داؤد میں دوسری آمد کے وقت صرف تکبیر تحریر کی رفع یدین کا ذکر ہے۔

رفع یدین کے نسخ کی بحث:

غیر مقلدین نے بعض علماء کے نامکمل حوالے نقل کر کے آخر میں ملا علی قاری حنفی کا نعرہ حق کا عنوان لکھ کر موضوعات کبیر کے حوالہ سے کہ رفع یدین نہ کرنے کی سب حدیثیں باطل ہیں۔ اپنے خیال میں میدان فتح کر لیا ہے لیکن یہ اتنا بڑا فریب ہے جس کی مثال کسی کافر کی کتاب میں بھی نہیں ملی۔ ملا علی قاری نے اس قول کی پر زور تردید فرمائی ہے اور پوری چوبیس سطروں میں ترک رفع یدین کی احادیث ذکر کی ہیں۔ بلکہ رفع یدین کو منسوخ ثابت کیا ہے۔ یہ جھوٹی روایات پڑھ سن کر ان کی فطرت ہی ایسی جھوٹ پسند ہو گئی ہے کہ اب وہ

سچ کو برداشت ہی نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ خانہ خدا میں بیٹھ کر ترک رفع یدین کی (اور دیگر) تمام صحیح احادیث کا پوری جرأت سے انکار کرتے ہیں۔ اور منکرین حدیث سے بڑھ کر ان احادیث کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(۱۲۱) مولوی محمد یوسف جے پوری حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴ پر لکھتے ہیں۔ تصدیق احادیث رفع یدین قبل رکوع و بعد رکوع۔ (ہدایہ ص ۳۸۴ ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۱۰۲) یہ دونوں حوالے محض جھوٹ ہیں۔

(۱۲۲) فہماز التصحیح الاسناد ہے۔ ص ۳۸۶ ج ۱۔ صاف جھوٹ۔ اصل عربی عبارت پیش کرو۔

(۱۲۳) رفع یدین کرنے کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کے قوی ہیں۔ (ہدایہ ص ۳۸۹ ج ۱) جھوٹ۔

(۱۲۴) رفع یدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۰۲) (ہدایہ ص ۳۸۶ ج ۱) بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۲۵) حق یہ ہے کہ آنحضرتؐ سے رفع یدین صحیح ثابت ہے (ہدایہ ص ۳۸۶ ج ۱) بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۲۶) جو رفع یدین کرے اس سے مناقشہ حلال نہیں۔ (ہدایہ ص ۳۸۹ ج ۱) بالکل جھوٹ ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا سوالات میں سے سوال نمبر ۱۲۱، ۱۲۶ میں جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ ہدایہ اور شرح وقایہ کے ہیں۔ یہ دونوں کتابیں عربی میں ہیں ان کے متن کی اصل عربی پیش کریں جس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے؟ تو ہم فی عبارت ایک سو روپیہ انعام دیں گے۔

حضرات گرامی! ایک ہی مسئلہ میں اتنے جھوٹ اور فریب آپ کسی اور فرقہ میں نہیں دکھا سکتے۔

افسوس: افسوس ہے کہ یہ سب کچھ قرآن و حدیث کے نام پر ہو رہا ہے۔ ہمارے جو

دوست ان کے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ فرقہ قرآن وحدیث کا خادم ہے وہ ان کے جھوٹ اور فریب پر غور و فکر کریں، جو قرآن وحدیث کے نام پر ہو رہا ہے
۱۲ محمد امین عفی عنہ

(۱۲۷) رکوع سے پہلے ایک تکبیر ہے یا دو۔ اگر غیر مقلد دو تکبیریں کہیں، ایک رفع یدین کے ساتھ، دوسری رکوع کے ساتھ، تو یہ حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ حدیث بخاری میں چار رکعت کی بائیس تکبیریں مذکور ہیں۔

(۱۲۸) اگر ایک تکبیر ہے تو وہ صرف رکوع کی ہے یکبر عن کل خفض ورفع، اسی لئے اس کو تکبیر انتقال کہتے ہیں تو رفع یدین بغیر تکبیر کے رہ گئی۔ بغیر ذکر کے ہاتھ اٹھانا کوئی عبادت نہیں۔

(۱۲۹) رکوع کا ذکر ایک مرتبہ کہنا جائز ہے یا نہیں، کیونکہ بخاری ومسلم میں تعداد کا کوئی ذکر نہیں۔

(۱۳۰) کم از کم تین مرتبہ کہنے کی حدیث ضعیف ہے۔ عون کا ابن مسعود سے سماع نہیں اور اسحاق بن یزید مجہول ہے۔

(۱۳۱) دس مرتبہ پڑھنے کی روایت نسائی میں ہے وہ بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں وہیب بن مانوس مستور ہے۔

(۱۳۲) آپ نے حکم صرف سبحان ربی العظیم کا دیا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۱۳۳) اگر کوئی رکوع میں کوئی ذکر بھی نہ کرے تو نماز جائز ہے (نسائی مترجم ص

۱۷۳۵۰)

(۱۳۴) اگر کوئی بھول کر رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تو سجدہ سہولاً لازم ہو گا یا نماز باطل ہوگی۔

(۱۳۵) نسائی مترجم ص ۳۳۹ ج ۱۔ ابوداؤد مترجم ص ۳۴۰ ج ۱ پر رکوع کا ذکر بلند آواز سے پڑھنا آیا ہے۔ اس پر آپ کا عمل کیوں نہیں۔

(۱۳۶) آپ جو ہمیشہ رکوع کے اذکار آہستہ پڑھتے ہیں اس کی صریح حدیث

کہاں ہے۔

(۱۳۷) رکوع میں قرآن پڑھنا منع ہے کسی نے بھول کر کوئی آیت پڑھ لی تو سجدہ

سہولاً لازم ہوگا یا نماز باطل ہوگی۔

(۱۳۸) نسائی شریف میں رکوع کے چھ قسم کے اذکار ہیں۔ کیا آپ نے سب پر

مواظبت فرمائی یا کسی ایک پر بھی مواظبت نہیں فرمائی؟ ہمیں کیا حکم دیا۔

(۱۳۹) حکیم محمد صادق سیالکوٹی نے رکوع کی چوتھی دعا بحوالہ بخاری و مسلم ذکر کی

ہے۔ حالانکہ وہ نہ بخاری میں ہے۔ نہ ہی مسلم میں۔ اگر ہے تو پیش کریں؟

(۱۴۰) رکوع سے اٹھتے وقت امام ذکر بلند آواز سے، مقتدی و منفرد آہستہ کہیں،

اس فرق کی کیا دلیل ہے۔ پیش کریں۔

(۱۴۱) بعض غیر مقلدین قومہ میں ہاتھ باندھتے ہیں، اور بعض چھوڑ دیتے ہیں

دونوں کس حدیث پر عامل ہیں۔

(۱۴۲) مقتدی کا قومہ کی دعا بلند آواز سے پڑھنا نسائی شریف میں موجود ہے،

غیر مقلدین کا عمل اس کے خلاف ہے۔

(۱۴۳) قومہ کے اذکار فرض ہیں یا واجب یا سنت، صریح حکم حدیث میں

دکھائیں۔

(۱۴۴) سجدوں کی تکبیرات تسبیحات امام بلند آواز سے کہتا ہے، مقتدی، منفرد

آہستہ کہتے ہیں یہ فرق کس حدیث میں ہے۔

(۱۴۵) سجدہ کی تسبیحات کتنی مرتبہ پڑھنی چاہئیں، اس کی کوئی صحیح حدیث بتائیں۔

(۱۴۶) نسائی مترجم ص ۳۷۷ ج ۱ پر ہے کہ سجدہ میں کوئی ذکر بھی نہ کرے تو جائز

ہے۔ اس پر غیر مقلدین کا عمل نہیں۔

(۱۴۷) حکیم صادق صاحب نے سجدوں سے درجات کی بلندی کے عنوان کے

تحت ایک حدیث لکھی ہے۔ عليك بكثرة السجود الخ۔ حالانکہ یہ الفاظ حدیث رسول نہیں۔ صادق صاحب نے اپنی طرف سے ملا دیئے ہیں۔

(۱۴۸) سجدوں کے درمیان ہاتھ باندھے یا کھلے رکھے تو کہاں رکھے۔ صاف صریح حدیث پیش کریں۔

(۱۴۹) مسند احمد ص ۳۱۷ ج ۴ پر گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا ذکر ہے مگر ساتھ ہی اشارہ سبابہ بین السجدتین ہے۔ جس پر آپ کا عمل نہیں۔

(۱۵۰) بین السجدتین جو ذکر آپ آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں، اس کے آہستہ پڑھنے کی کون سی حدیث ہے۔

(۱۵۱) یہ ذکر بین السجدتین فرض ہے، واجب ہے، یا سنت۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو نماز اس کی ناقص ہوگئی، یا باطل۔

(۱۵۲) امام بیہقی ص ۲۲۲ ج ۲، اور فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۴۸ ج ۲ پر احادیث اور ائمہ اربعہ سے ثابت کیا ہے کہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق ہے۔ غیر مقلدین ان احادیث اور اجماع کے خلاف محض قیاس سے کہتے ہیں کہ مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

(۱۵۳) رکوع و سجدہ کے اذکار عربی میں کہنا ضروری ہیں اگر کوئی اور زبان میں کہے تو پھر اس کی نماز ناقص ہوگی یا باطل۔

(۱۵۴) ایک شخص ایک سجدہ کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا، دوسری رکعت کے رکوع میں یاد آیا، اب وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

غیر مقلدین باغی سنت ہیں:

فتاویٰ علماء حدیث ص ۳۰۶ ج ۴ پر لکھا ہے کہ سجدوں کے وقت رفع یدین کرنے کی حدیث بلا شک صحیح ہے، یہ حضورؐ کی آخری عمر کا فعل ہے۔ بلاشبہ اس کا عامل مردہ سنت کو زندہ کرنے والا، اور مستحق اجر و شہید کا ہے۔ غیر مقلدین اس سنت سے باغی ہیں۔

(۱۵۵) وتر کے قومہ میں دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھنا، اور منہ پر ہاتھ

پھیر کر سجدہ کرنا کس حدیث میں ہے۔

جلسہ استراحت اختراع غیر مقلدین ہے:

(۱۵۶) کیا کسی صحیح صریح حدیث میں ہے کہ جلسہ استراحت سنت مؤکدہ ہے؟

(۱۵۷) کیا جلسہ استراحت میں کوئی ذکر بھی مسنون ہے؟ اِقِمِ الصَّلَاةَ

لذکری کے خلاف ہے یا نہیں۔

(۱۵۸) کیا جلسہ استراحت کے بعد تکبیر کہہ کر اٹھنا بھی کسی حدیث سے ثابت

ہے؟ جب ثابت ہی نہیں تو یہ سنت یا مستحب نہ ہوا، کیونکہ یہ خفض واقع میں تکبیر ہے (بخاری شریف) اور تکبیرات کی تعداد بائیس ہے۔

(۱۵۹) حضورؐ نے سجدہ کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کا حکم دیا، (بخاری ص ۹۸۶ ج ۱)

حضرت ابو مالک اشعریؓ نے اپنی ساری قوم کو جب حضورؐ کی نماز کا طریقہ سکھایا اس نے پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین سکھائی اور نہ ہی جلسہ استراحت سکھایا۔ (مسند احمد ص ۳۳۳ ج ۵)

امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضورؐ کے صحابہ جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے۔

حضرت نعمان بن ابی عیاشؓ فرماتے ہیں، میں نے بہت سے صحابہؓ کی زیارت کی، ان میں سے کوئی بھی جلسہ استراحت نہیں کرتا تھا۔ عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؓ، ابن عمیرؓ، ابراہیم نخعیؓ، کوئی بھی جلسہ استراحت نہ کرتے تھے، (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۱)

ایوب سختیانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے عمرو بن سلمہ کے علاوہ کسی کو

جلسہ استراحت کرتے نہیں دیکھا۔ (بخاری ص ۱۱۳ ج ۱)

امام ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ، امام محمدؒ، امام اوزاعیؒ، اور ثوریؒ بھی

جلسہ استراحت کے قائل نہ تھے (تمہید، کتاب الحجہ ص ۳۱ ج ۱)

امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ سنت یہی ہے کہ جلسہ استراحت نہ کرے سیدھا کھڑا ہو، ہاں بڑھاپے وغیرہ کے عذر سے کوئی سیدھا نہ اٹھ سکے تو وہ باعث عذر جلسہ استراحت کر کے اٹھے (کتاب الحجہ ص ۳۱۵ ج ۱)

ناصر البانی غیر مقلد جس کا ذکر فتاویٰ علماء حدیث ص ۶۱ ج ۳ پر ہے، وہ بھی فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت مشروع نہیں، صرف حاجت کے لئے ہے۔ (ارواء الغلیل ص ۸۳ ج ۲)

(۱۶۰) مولوی یوسف نے ہیئتہ الفقہ ص ۱۹۵ پر جو لکھا ہے کہ جلسہ استراحت نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے (شرح وقایہ ص ۱۰۱) یہ بالکل جھوٹ ہے۔ شرح وقایہ کے متن کی اصل عبارت پیش کرو اور ایک صد روپیہ انعام لو۔؟

(۱۶۱) شیخ ناصر البانی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہر رکعت تہوٰز سے شروع کرو۔ (صلوٰۃ النبی ص ۱۳۷) یہ آنحضرتؐ کی کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۱۶۲) دو رکعت کے بعد قعدہ فرض ہے، واجب ہے یا سنت، اگر بھول کر آدمی کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا ہو گا یا کیا؟

درمیانی اور آخری قعدہ پر غور کرو :

(۱۶۳) وتر کی نماز میں جو غیر مقلدین یہ تشہد نہیں بیٹھتے، وہ فرض کے تارک ہیں یا سنت کے یا واجب کے۔؟

(۱۶۴) حکیم صادق نے جو حدیث وتر کے بارہ میں لا یقعد والی لکھی ہے، اس میں سیلان ضعیف ہے، ابان منفرد ہے، قتادہ بدلس ہے۔ اور مستدرک کے اکثر نسخوں میں یہ روایت سرے سے موجود ہی نہیں، اس لئے مولوی عبدالرؤف غیر مقلد کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ اس

روایت کا ابن القفاط سے مروی ہونا محل نظر ہے۔ (حاشیہ صلوٰۃ الرسول ص ۳۹۱) امام بیہقی نے بھی اس کو خطا قرار دیا ہے۔ ص ۱۸ ج ۳۔ البانی بھی شاذ کہتے ہیں۔ (ارواء الغلیل)

- (۱۶۵) ایک شخص نے بھول کر درمیانی قعدہ میں تشہد کی بجائے الحمد شریف پڑھ لی اور تیسری رکعت میں کھڑے ہو کر یاہو آیا اب موافق حدیث وہ نماز کس طرح پوری کرے۔
- (۱۶۶) درمیانی قعدہ میں تشہد فرض ہے یا سنت، اور کہاں تک پڑھے۔ شیخ البانی کہتے ہیں کہ درود بھی پڑھے۔ اور عبد اللہ روپڑی کہتے ہیں کہ درود نہ پڑھے، کس کا مسئلہ حدیث کے موافق ہے۔ کس پر عمل کیا جائے۔
- (۱۶۷) آخری قعدہ فرض ہے یا واجب یا سنت، اگر کوئی آخری قعدہ چھوڑ کر پانچویں رکعت میں کھڑا ہو جائے تو اب وہ کیا کرے۔
- (۱۶۸) آخری قعدہ کر کے تشہد پڑھ کر بھول کر پانچویں رکعت میں کھڑا ہو گیا۔ اب وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

(۱۶۹) آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت۔

- (۱۷۰) نسائی شریف مترجم ص ۳۲۴ ج ۱ پر تقریری حدیث میں تشہد بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے، آپ کا اس پر عمل نہیں؟
- (۱۷۱) اگر آخری قعدہ میں بھول کر تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر دیا، اب کیا کرے۔
- (۱۷۲) آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا فرض ہے، یا واجب یا سنت۔

درود ابراہیمی پر بحث:

- (۱۷۳) کیا صحاح ستہ کی کسی صحیح حدیث میں صراحت ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی ہی خاص ہے۔ نسائی مترجم ص ۳۲۴ ج ۱ کی تقریری حدیث سے درود کا جہر پڑھنا ثابت ہے۔ آپ کا اس پر عمل کیوں نہیں؟
- (۱۷۴) آپ کا امام، مقتدی، منفرد، سب نماز میں درود آہستہ پڑھتے ہیں۔ اس کی صریح حدیث پیش فرمائیں۔
- (۱۷۵) اگر کوئی شخص درود پڑھے بغیر سلام پھیر دے تو اب نماز دوبارہ پڑھے، یا کیا؟
- (۱۷۶) کوئی شخص درود ابراہیمی کی بجائے کوئی اور ماثور درود پڑھ لے، تو نماز پر

کیا اثر پڑے گا۔

(۱۷۷) درود کے بعد دعا مانگنا فرض ہے یا واجب یا سنت۔ صریح حکم حدیث

سے دکھائیں۔

(۱۷۸) یہ دعا عربی زبان میں ضروری ہے۔ یا غیر ماثور دعا بھی مانگ سکتا ہے

حدیث سے جواب دیں۔

(۱۷۹) نسائی مترجم ص ۳۲۳ ج ۱ کی تقریری حدیث سے اس دعا کا بلند آواز سے

مانگنا ثابت ہے۔ جس کو آپ نے چھوڑ رکھا ہے۔

(۱۸۰) اگر کوئی شخص یہ دعا ہاتھ اٹھا کر مانگے تو کس حدیث سے اس کو منع کیا

جائے یا کس سے ثابت کیا جائے۔

سلام پر بحث:

(۱۸۱) نماز کے آخر میں دونوں طرف سلام پھیرنا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت۔

(۱۸۲) امام، مقتدی اور منفرد سلام کے وقت دل میں کیا نیت کریں۔

(۱۸۳) امام بلند آواز سے مقتدی و منفرد آہستہ آواز سے سلام پھیریں۔ یہ

صراحت کس حدیث میں ہے۔

(۱۸۴) فتاویٰ علماء حدیث ص ۲۱۴ ج ۳ پر ہے۔ نماز فرض و سنت کے بعد ہاتھ اٹھا

کر دعا کر سکتے ہیں اس پر قوی، فعلی اور اثری بہت سی دلیلیں ہیں اور عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں۔

آج کل غیر مقلدین ان قوی، فعلی دلیلوں سے باغی ہو کر دعا کا صاف انکار کر گئے ہیں۔

(۱۸۵) کسی غیر عورت سے بوس و کنار کر کے نماز پڑھ لے سب کچھ معاف ہو

جاتا ہے۔ (بخاری شریف ص ۷۵ ج ۱) کیا آپ اپنی صاحبزادیوں کو اس پر عمل کرنے،

کروانے کی اجازت دیتے ہیں۔

(۱۸۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عورت سامنے سے گزرے تو نماز

ٹوٹ جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۹۷ ج ۱) مگر حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ کے سامنے لیٹی ہوئیں

آپ سجدہ میں جاتے وقت اس کے پاؤں بھی دباتے۔ (مسلم ص ۱۹۸ ج ۱)

(۱۸۷) آپ نے فرمایا حاکمہ عورت سامنے ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (ابوداؤد

ص ۲۸۳ مترجم ج ۱) حضرت عائشہؓ حالت حیض میں سامنے لٹتی (ابوداؤد ص ۲۸۳ ج ۱)

حضرت میمونہ حیض میں پہلو میں..... (بخاری ص ۷۴ ج ۱، مسلم ص ۱۹۸ ج ۱)

(۱۸۸) عورتیں نماز میں امام کی شرمگاہ کو دیکھتی رہیں تو ان کی نماز نہیں

ٹوٹی۔ (بخاری ص ۲۹۰ ج ۲) اگر مرد، عورت کی شرمگاہ دیکھ لے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۸۹) حضورؐ نماز میں بیوی کے پاؤں کو ہاتھ لگا لیتے، آپ نماز پڑھتے تو بیوی

آپ کی پنڈلیوں کو ہاتھ لگا لیتی اور نماز نہ ٹوٹی۔ اگر نمازی عورت کے کسی اور حصے کو ہاتھ لگا لے تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۰) آپ نماز سے پہلے بیوی کا بوسہ لیتے، اس سے وضو نہ ٹوٹا، اگر مرد نماز

پڑھتی عورت کا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔ جواب حدیث صریح سے دیں۔

(۱۹۱) اگر اس کے برعکس مرد نماز پڑھ رہا تھا عورت نے بوسہ لیا تو مرد کی نماز

ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۲) نمازی کی نظر اپنی شرمگاہ پر پڑ گئی تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۳) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے گود میں پیشاب کر دیا نماز ٹوٹ جائے گی

یا نہیں۔

(۱۹۴) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے دودھ چوسنا شروع کر دیا نماز ٹوٹ جائے

گی یا نہیں۔

(۱۹۵) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ گدھا سامنے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے

(مسلم ص ۱۹۷ ج ۱) لیکن آپؐ نے خود نماز پڑھائی تو سب کے سامنے گدھی چر رہی تھی۔

(مسلم ص ۱۹۶، ج ۱، ابوداؤد، نسائی) بلکہ آپؐ نے گدھے پر نماز ادا فرمائی۔ یہ قول و فعل کا تضاد کیوں ہے۔

(۱۹۶) آپؐ نے فرمایا کہ کٹا سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۹۷، ج ۱) لیکن آپؐ نماز پڑھاتے رہے اور کٹا سامنے کھینچتی رہی، اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرم گاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔

(۱۹۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نماز میں اونٹنی کا بچہ دان ڈال دیا گیا۔ اس پر باب یوں باندھتے ہیں۔ جب نمازی کی پیٹھ پر پلیدی یا مردار (نماز میں) ڈال دیا جائے تو نماز نہیں بگڑے گی۔ اور عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز کے اندر اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اس کپڑے کو اتار کر ڈال دیتے، اور نماز پڑھے جاتے۔ اور سعید ابن المسیبؓ اور عامر شعبیؓ نے کہا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ لے، اور اس کے کپڑے میں خون لگا ہو یا منی لگی ہو تب بھی نماز نہ لوٹائے (بخاری مترجم ص ۱۹۶، ج ۱، باب نمبر ۱۶۷)

(۱۹۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی حضرت امامہؓ کو اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے (بخاری و مسلم)۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا کسی اور پاک جانور کا فرض یا نفل نماز میں اٹھانا درست ہے، اور امام و مقتدی اور منفرد سب کے لئے جائز ہے اور مالکیہ نے اس کا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے، کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپؐ امام تھے اور امامہؓ کو اٹھائے ہوئے تھے۔

بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ بعض نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرعیہ کے یہ امر خلاف نہیں کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیئے جب تک نجاست پر کوئی دلیل نہ ہو۔ (حاشیہ صحیح مسلم ص ۱۱۷، ۱۱۸، ج ۲)

(۱۹۹) آپؐ کے مذہب میں کتا اور خنزیر پاک ہیں (عرف الجادی ص ۱۰) پھر ان

کو اٹھا کر نماز پڑھنا کس حدیث کے خلاف ہے۔

(۲۰۰) آپ کے مذہب میں تو نمازی جس چیز کو اٹھائے اس کا پاک ہونا بھی ضروری نہیں (بدورالاہلہ) آپ کے نزدیک تو کٹا اور خنزیر پیشاب پاخانے میں لت پت ہو تب جب بھی نماز ہو جائے گی۔

(۲۰۱) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے اوڑھنی کھینچ لی تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۲۰۲) حدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت معاذؓ اور حضرت عمرؓ نماز میں جوئیں مارا کرتے تھے (ص ۳۶۷ و ۳۶۸، ج ۲)

(۲۰۳) حدیث کی کتاب میں ہے کہ ابراہیم، قتادہ، حکم، عطاء نے فرمایا کہ کوئی

سرے سے تکبیر تحریمہ ہی نہ کہے تو نماز جائز ہے۔ (عبدالرزاق ص ۷۲ و ۷۳، ج ۲)

(۲۰۴) حدیث کی کتاب میں ہے کہ عطاء نے کہا۔ اعوذ باللہ من

الشیطان الرجیم نہ پڑھے تو بھی نماز جائز ہے (عبدالرزاق ص ۸۷، ج ۲)

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اکیلا آدمی بھی سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے تو نماز نہ

دہرائے (ص ۹۵، ج ۲)

(۲۰۵) حضرت عمرؓ نے مغرب کی پہلی رکعت میں فاتحہ نہ پڑھی اور سجدہ سہو کر لیا۔

(ص ۱۲۳، ج ۲) حضرت معمر، قتادہ اور حضرت حماد فرماتے ہیں کوئی تشہد نہ پڑھے تو نماز

درست ہے (ص ۲۰۵، ج ۲) حضرت ابوہریرہؓ اسلمی خنجر کو ہاتھ میں پکڑ کر نماز پڑھا کرتے

تھے۔ (ص ۲۶۲، ج ۲)

(۲۰۶) نمازی لاٹھی سے جانور کو بھگا دے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(ص ۲۶۲، ج ۲)

(۲۰۷) نمازی نماز میں کنکریاں جمع کر کے یا لکیریں لگا کر گنتی کرتا رہا تو کوئی

مضائقہ نہیں (ص ۳۲۹، ج ۲) حضرت سعید بن جبیرؓ نفل نماز میں پانی وغیرہ پی لیا کرتے

تھے۔ حضرت طاؤسؓ بھی جائز کہتے تھے۔ (ص ۳۳۳، ج ۲)

(۲۰۸) حرام زادہ نماز میں امام بن سکتا ہے۔ (ص ۳۹۶ و ۳۹۷، ج ۲)

(۲۰۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد نبویؐ کچی تھی یا پکی۔

(۲۱۰) آپؐ نے مسجد نبویؐ کا نام مسجد قدس رکھا تھا، یا مسجد مبارک، یا مسجد اہل حدیث۔

(۲۱۱) علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں حضرت علیؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ

ڈالتے، مسجد میں محراب بنانا خلاف سنت ہے۔ اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا ہے الا

ماشاء اللہ ایک جماعت اہل حدیث نے چند مسجدیں مطابق سنت کے بنائی ہیں جن میں نہ

محراب ہے نہ منبر۔ (لغات الحدیث ص ۴۴، کتاب الحاء)

(۲۱۲) احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد

کافرش کپا تھا، پیشانی پر مٹی لگ جاتی تھی۔ کیا مسجد کافرش بنانا حدیث میں صراحۃً آیا ہے۔

(۲۱۳) کیا آنحضرتؐ نے مسجد میں کائی کی صفیں اور ان پر قالین بچھوائے تھے۔

(۲۱۴) آنحضرتؐ نے مسجد کے کتنے مینار بنوائے تھے، ان کی بلندی کتنی تھی۔

(۲۱۵) آنحضرتؐ نے مسجد کے ساتھ کتنے استنجا خانے اور کتنے غسل خانے

بنوائے تھے۔

(۲۱۶) آنحضرتؐ نے وضو کی جگہ مسجد میں کس طرف بنوائی تھی۔

(۲۱۷) آپؐ نے مسجد میں کس قسم کا پنکھا لگوا یا تھا۔

(۲۱۸) آپؐ نے فرمایا ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہے، مسجد میں گھنٹی والے کلاک

لگانے کا حدیث میں کیا حکم ہے۔

(۲۱۹) آنحضرتؐ ایک مہ پانی سے وضو کیا کرتے تھے اس سے زیادہ پانی خرچ

کرنا اسراف ہے یا نہیں۔ ذرا سوچ سمجھ کر بتلائیں۔

(۲۲۰) آپؐ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے۔ غسل میں اس سے زیادہ

پانی خرچ کرنا اسراف ہے یا نہیں۔

(۲۲۱) مہ اور صاع کی مقدار ہمارے وزن کے موافق حدیث سے کتنی ثابت ہے۔

(۲۲۲) قرآن و حدیث سے عام مکان اور مسجد میں ماہہ الا تمیاز کیا کیا چیزیں

ثابت ہیں۔

(۲۲۳) آپؐ کے زمانے میں کتنی روشنی ہوتی تھی، اس سے زائد روشنی اسراف

ہے یا نہیں۔

(۲۲۴) آپؐ کے زمانہ میں حبشیوں نے جنگلی کھیل کھیلا تھا۔ اب آپؐ کی مسجد

میں یہ سنت زندہ ہے یا مردہ۔

(۲۲۵) آپؐ نے جو تادونوں پاؤں کے درمیان رکھنے کا حکم دیا تھا۔ جو لوگ مسجد

سے باہر جوتے اتارتے ہیں، یا آگے رکھتے ہیں، وہ اس حدیث کے مخالف ہیں یا نہیں۔

(۲۲۶) کیا جس طرح حدیث میں من رغب عن سنتی فلیس منی

آیا ہے اسی طرح کسی حدیث میں من رغب عن حدیثی فلیس منی بھی آیا ہے۔

(۲۲۷) جس طرح حدیث میں من احب سنتی فقد احبنی آیا ہے۔ کیا

کسی حدیث میں من احب حدیثی فقد احبنی بھی آیا ہے۔

(۲۲۸) کیا جس طرح حدیث میں علیکم بسنتی آیا ہے۔ کسی حدیث میں

علیکم بحدیثی بھی آیا ہے۔

(۲۲۹) جس طرح سنت پر عمل کرنے کا ثواب سوشہید کے برابر حدیث میں آیا

ہے کیا کسی حدیث میں حدیث پر عمل کرنے کا ثواب بھی آیا ہے۔

(۲۳۰) جس طرح حدیث میں سنت اور حدیث کا الگ الگ ہونا آیا ہے کیا کسی

حدیث میں حدیث اور سنت کا ایک ہونا بھی آیا ہے۔

(۲۳۱) جس طرح صحیح مسلم ص ۱۰، ج ۱ پر حدیث کا نام لے کر گمراہ کرنے

والوں پر فتنہ ڈالنے والوں کو کذاب و دجال کہا ہے، کیا کسی حدیث میں سنت کے عالمین کو

بھی ایسا کہا گیا ہے۔

(۲۳۲) غیۃ الطالبین میں ایک حدیث میں شیطان کے بچے کا نام حدیث میں

آیا ہے۔

(۲۳۳) حدیث میں اجماع کے منکر کو گمراہ و دوزخی کہا گیا ہے کیا کسی حدیث

میں اجماع کے ماننے والوں کو بھی دوزخی اور گمراہ کہا گیا ہے۔

(۲۳۴) جس طرح قرآن و حدیث میں فقہ کی تعریف ہے، کیا کسی آیت یا

حدیث میں فقہ کی مذمت ہے۔

(۲۳۵) منکرین حدیث بہت سے سوالات کرتے ہیں کہ معاذ اللہ احادیث

سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کے قول و فعل میں تضاد تھا۔ اس تضاد کو اپنے قیاس سے نہیں احادیث سے رفع فرمائیں تاکہ لوگ حدیث سے بدظن نہ ہوں۔ آپؐ کا حکم تھا کہ رفع حاجت کے وقت نہ قبلہ کی طرف پشت کرو نہ منہ مگر آپؐ خود قبلہ رو ہو کر قضائے حاجت فرماتے تھے۔

(۲۳۶) آپؐ کا حکم تھا کہ تین سے کم پتھروں سے استنجاء نہ کرو مگر خود دو پتھروں سے کیا۔

(۲۳۷) آپؐ لوگوں کو بیوی کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے

منع فرمایا کرتے تھے مگر خود اپنی بیوی کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرما لیتے تھے۔

(۲۳۸) آپؐ بار بار فرماتے تھے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ

جاتا ہے مگر خود گوشت کھا کر وضو نہیں کرتے تھے۔

(۲۳۹) آپؐ کا حکم تو یہ تھا کہ جنبی شخص وضو کر کے سوئے، مگر خود پانی کو چھوئے

بغیر سو جایا کرتے تھے۔

(۲۴۰) آپؐ صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے کا حکم دیتے تھے، مگر خود اندھیرے

میں پڑھتے تھے۔

(۲۴۱) آپؐ بصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے، مگر خود نماز

پڑھتے تھے۔

(۲۴۲) آپؐ لوگوں کو نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے،

اور خود گوفہ چشم سے دائیں بائیں دیکھا کرتے تھے۔

(۲۴۳) آپؐ جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانے سے منع فرمایا کرتے تھے، مگر خود

گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے تھے۔

(۲۳۴) آپ فرمایا کرتے تھے جو روزہ کی حالت میں سینگی لگوائے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر خود روزہ میں سینگی لگوائی۔ یہ سوالات ترمذی میں موجود ہیں، ان کے جوابات آپ صحیح صریح احادیث کے حوالہ سے پیش کریں۔

(۲۳۵) آنحضرتؐ نے جس طرح اپنے صحابہ کو اہل قرآن فرمایا۔ (ترمذی، ابن ماجہ) کیا کسی صحیح حدیث میں صحابہؓ کو اہل حدیث فرمایا تھا۔

(۲۳۶) مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عنایت اللہ اثری مرزائیوں کے پیچھے نماز کو جائز بھی کہتے تھے اور پڑھ بھی لیتے تھے، یہ کس حدیث پر عمل تھا۔ (فیصلہ مکرالبحر البلیغ)

(۲۳۷) آنحضرتؐ نے بنو قریظہ کے راستے میں عصر پڑھنے والوں میں دونوں میں سے کسی کے اجتہاد کو غلط نہ فرمایا نہ کسی پر اعتراض کیا، غیر مقلدین کس حدیث کی بنا پر مجتہدین کو شیطان کہتے ہیں۔

(۲۳۸) آنحضرتؐ کی حدیث کے مطابق مجتہد کو ہر حال میں اجر ملتا ہے، مواب پر دو، خطاء پر ایک، پھر مجتہدین کو گالیاں دینا کس حدیث پر عمل ہے۔

(۲۳۹) مولوی محمد یوسف غیر مقلد حقیقۃً الفقہ میں فرماتے ہیں گردن کا مسح بدعت ہے اور اس کی حدیث موضوع ہے۔ (ہدایہ ص ۱۸، و ۱۹۳، ج ۱)

حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ شریف میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۵۰) دیگر ص ۱۹۴ پر لکھتے ہیں کہ عمامہ پر مسح جائز ہے۔ (ہدایہ ص ۱۰، ج ۱)

حالانکہ ہدایہ کی اصل عبارت (عربی) یہ ہے لا یجوز المسح علی السمانۃ پگڑی پر مسح جائز نہیں ہے۔

(۲۵۱) دیگر ص ۲۰۰ پر لکھتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطریق کثیرہ ہیں اور صحیح ہیں۔ (ہدایہ ص ۱۴۲، ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۵۷) اور ص ۲۰۱ پر لکھتے ہیں کہ تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف اور موقوف ہیں۔ (ہدایہ ص ۱۴۲، ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۵۶) یہ چاروں جھوٹ ہیں۔ ہدایہ میں تو لکھا ہے کہ تیمم دو ضرب سے ہے۔ ایک چہرے کے لئے اور دوسری دونوں بازوؤں کے لئے۔ یہی آنحضرتؐ کا فرمان مبارک ہے۔

پھر ص ۳۱۲ پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دوام غلّس میں تھا۔ (ہدایہ ص ۲۹۲ ج ۱) ملاحظہ فرمائیے عربی عبارت یہ ہے۔ ویستحب الاسفار بالفجر لقوله عليه السلام لنروا بالفجر فانه اعظم للاجر۔ اور مستحب ہے روشنی میں فجر کی نماز پڑھنا کیونکہ حضور ائم بھی ہے کہ فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھو اس کا ثواب بہت ہے۔

نیز لکھا ہے ترجیع حدیث سے ثابت ہے۔ (ہدایہ ص ۲۹۲، ج ۱) حالانکہ ہدایہ میں ۱۱ اس کے برعکس (یوں) ہے، لا ترجیع فیہ لنا انه لا ترجیع فی المشاہیر، یعنی اذان میں ترجیع نہیں، کیونکہ احادیث مشہورہ میں ترجیع ثابت نہیں۔

وہ لکھیں کہ اقامت ایک ایک بار ہے (شرح وقایہ) حالانکہ اصل کتاب میں ہے کہ اقامت اذان کے مثل ہے، کیونکہ فرشتے نے اذان اور اقامت ایک جیسی ہی سکھائی تھی۔۔۔ اسی کتاب فقہ الفقہ (جو پوری دنیا کے جھوٹوں سے بھری ہوئی ہے) میں یہ جھوٹ بھی دہرایا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے

(۱۵۲) سجدہ سہو، دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کرے (ہدایہ

ص ۵۸۱ ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۱۳۹)

(۱۵۳) سجدہ سہو میں ایک سلام پھیرنے والا بدعتی ہے (ہدایہ ص ۵۸۵، ج ۱) یہ سب جھوٹ ہیں۔ آپ خود یہ کتابیں اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو حیرت ہوگی کہ ان کتابوں میں ان کے برعکس لکھا ہے غلط باتوں کو ان مستند کتابوں سے منسوب کر کے عوام کو بدھو بناتے ہیں۔

نیز لکھتے ہیں کہ تراویح بیس رکعت کی حدیث ضعیف ہے۔ (ہدایہ ص ۵۶۳، ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۱۵۴) تراویح آٹھ رکعت کی حدیث صحیح ہے (شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۱۵۵) تراویح مع وتر حدیث سے گیارہ ثابت ہیں۔ (ہدایہ ص ۵۶۳، ج ۱۔

شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۱۵۶) تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں، اور بیس رکعت مستحب ہیں۔ (شرح وقایہ

ص ۱۳۴) یہ چاروں نمبر محض جھوٹ ہیں، وہاں صرف بیس رکعت تراویح کا ذکر ہے۔ ان

چاروں عبارات کی اصل عربی متن کتاب میں دکھادیں تو یکصد روپیہ فی عبارت انعام لیں۔
(۲۵۷) مزید لکھتا ہے کہ صبح کے فرض کے بعد سترہیں پڑھ سکتا ہے۔

(ہدایہ ص ۵۳۲، ج ۱۔ شرح وقایہ ص ۸۴)

دونوں کتابوں پر جھوٹ ہے، ان کی عربی عبارت، متن سے دکھانے والے کو بیس دو صد روپیہ انعام دیں گا۔ ہے کوئی مرد مجاہد جو ہمارے اس چیلنج کو قبول کر کے انعام حاصل کرے، آگے معقف صاحب لکھتے ہیں کہ صبح کی سنت پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ لیٹے۔ (ہدایہ شریف ص ۵۳۱، ج ۱)

بالکل جھوٹ ہے۔ ہدایہ شریف کے متن میں اصلی عربی عبارت دکھانے والوں کو یک صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

ہم عوام غیر مقلدین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے نام نہاد علماء و علامہ حضرات کو مجبور کریں کہ وہ ہمارے اس چیلنج کو قبول کریں تاکہ امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی ہو سکے، والسلام!



غیر مقلدین کی رد میں لاجواب کتابیں

(۱) مسئلہ قراۃ خلف الامام کے بارے میں معرکہ الاموال کتاب،

احسن الکلام (۲) مسئلہ ترک رفع الیدین کے بارے میں

للجواب کتاب نور الصباح، کشف الرین سنت رسول الثقلین

(۳) مسئلہ آمین کے بارے میں

(۴) مسئلہ تقلید بزرگ تقلید کے بھیا تک نتائج

(۵) نماز پیغمبر (احناف کی پوری نماز دلائل شرعیہ قرآن

سنت۔ اجماع اور قیاس کی روشنی میں

(۶) نماز مسنون احناف کی پور نماز دلائل شرعیہ قرآن سنت

اجماع اور قیاس کی روشنی میں

(۷) رسول اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ قرآن سنت۔ اجماع

اور قیاس کی روشنی میں

(۸) تیل الفرقدین مسئلہ رفع الیدین کے بارے میں

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(۹) تحریری مناظرہ (ما بین مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا

عبدالعزیز گجرانوالہ) (۱۰) سیف حنفی بزرگوار فقہ الثری،

گوندلوی سلفی المعروف قادریانی بنالوی گچ جوڑ

(۱۱) سیف حنفی میں تراویح جواب تراویح سنت آٹھ ہیں

(۱۲) نظام اسلام غیر مقلدین کے ۲۵ حواشی اور ان کے جوابات

(۱۳) فتح المبین غیر مقلدین کے ۱۰۰ حواشی اور ان کے

جوابات احادیث کی روشنی میں

(۱۴) ادلہ کاملہ مولانا محمد حسین بنالوی کے دس چالیس حواشی

اور ان کے حیران کن جوابات پھر ان سے دس چالیس

حوالہ مولانا محمود الحسن دیوبند شیخ الہند کے قلم سے

(۱۵) اکھٹی تین طلاق کا شرعی حکم

(۱۶) عمدة الاثبات فی حکم الطلاقات الثلاث

(۱۷) غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) کی فقہ کے دو مسائل

(۱۸) غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) سے دو سوالات

(۱۹) نماز کے بارے میں غیر مقلدین کے جھوٹ اور غلط

بیانیاں (۲۰) فقہ حنفی پر اعتراضات اور ان کے جوابات

(۲۱) احادیث نبوی اور فقہ حنفی حصہ اول و دوم

(۲۲) قرآن اور حدیث اور مسلک اہل حدیث

(۲۳) جماعت اہل حدیث کا خلفاء اربعہ سے اختلاف

(۲۴) الجواب الکامل (۲۵) تاریخ تقلید اور مسلک امام اعظم

(۲۶) اہل حدیث اور انگریز (یعنی اہل حدیث کی تاریخ

پیدائش) (۲۷) اہل حدیث کے بارہ مسائل

(۲۸) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی احادیث

(۲۹) اہل حدیث کے رسائل حصہ اول و دوم

(۳۰) عرف الجادی (۳۱) فتاویٰ ثنائیہ

(۳۲) فتاویٰ اہل حدیث (۳۳) نزل الابرار

(۳۴) مدار الحق

(۳۵) مجموعہ رسائل اول، دوم و سوم مولانا محمد امین صفدر

مدظلہ عالی کے رسائل کا مجموعہ

(۳۶) تعارف فقہ